ردِّ روافض

مع

ملعونوں کی اذان

مصنف

اعلیٰ حضرت امام

الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وحاشیہ

ابوتراب علامہ

محمد ناصر مدنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

باہتمام

حافظ محمد مطاہر یوسف زئی

ناشر

مکتبہ تنظیم اہلسنت

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل کرنے کے لئے
"فقہ حنفی PDF BOOK"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری

ردِّ رافضہ

مع

ملعونوں کی اذان

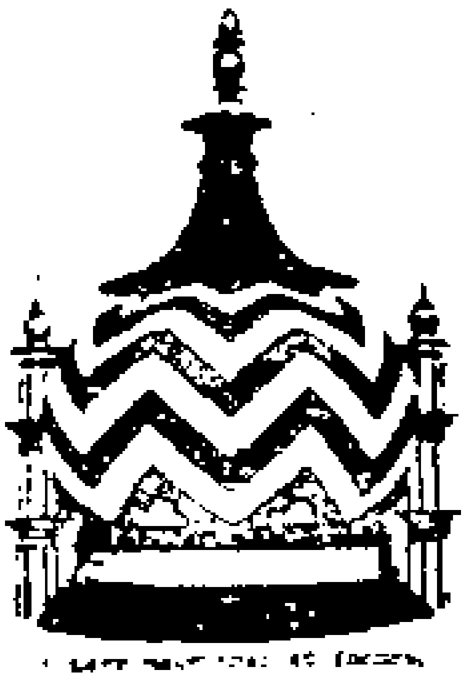

مصنف:

اعلیٰ حضرت الشاہ امام

احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:

ابو تراب علامہ محمد ناصر مدنی

باہتمام

حافظ محمد طاہر یوسف زئی

ناشر

مکتبہ تنظیم اہلسنت

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: ردِ روافض ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مصنف: اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

مرتب: ابو تراب محمد ناصر مدنی

کمپوزنگ اینڈ گرافکس: نیلم کمپوزنگ اینڈ گرافکس 0336-2473144

قیمت: =/60 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

مکتبہ قادریہ

مکتبہ برکات المدینہ

ناشر

مکتبہ تنظیم اہلسنت

ابتدائیہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالی دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(ترمذی شریف)

عبداللہ بن سبا یہودی نے ایک ایسا گندہ مذہب ایجاد کیا جس میں صحابہ کرام ﷺ کو گالیاں دینا ثواب ٹھہرا، نام کے محب اہل بیت کہلوانے والے یہ بھی نہیں جانتے کہ اہل بیت کہتے کس کو ہیں۔ حضرت صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم 4 کو گالیاں دینے والے ان کے مرتبہ اور مقام سے بے خبر ہیں صرف فرضی کہانیوں اور منطق کے ذریعے بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمانوں پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں گالیاں سکھا کر کر اس کو اپنے دین کی خدمت سمجھتے ہیں۔

معزز قارئین! صحابہ کرام ﷺ کے مقام و مرتبہ اور فضائل جاننے کے لیے ''نزہۃ القاری، شرح صحیح مسلم، شرح مشکوٰۃ، وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں مختصراً الفاظ میں لعنتیوں کی اذان اور رد روافض بیان کیا جارہا ہے۔

لعنت اللہ علی الکذبین

''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت''

صحابہ کرام ﷺ بارے میں جھوٹا پروپیگنڈا کرنے والے اللہ عزوجل کی لعنت سے بچ نہ سکیں، دنیا میں لوگوں کو دھوکا دے لیں لیکن آخرت میں خسارے میں ہوں گے لہٰذا جس سے ہو سکے وہ آخرت کے خسارے سے بچے۔

ان تمام رافضیوں کو جو آخرت کے خسارے سے بچنا چاہیں مشورہ ہے کہ وہ علامہ محمد علی صاحب کی کتاب ''تحفۂ جعفریہ'' اور ''فقہ جعفریہ'' کا مطالعہ کریں تاکہ وہ اپنے نام نہاد مجتہدوں کے بنائے ہوئے اندھے کنویں سے باہر نکل کر باہر کی زندگی بھی دیکھ سکیں۔

آخر میں دیوبندی وہابی حضرات کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی لعنت سے بچیں شرم کریں اور جھوٹ نہ بولیں، وہابیہ دیوبندیہ کی یہ عادت ہے کہ کثرت سے جھوٹ بولتے ہیں۔ بالخصوص اہلسنت کو بدنام کرنے کے لیے مثلاً اعلیٰ حضرت کے بارے میں یہ جھوٹ

۱ کہ اعلیٰ حضرت شیعہ تھے۔ (معاذ اللہ)

۲ اعلیٰ حضرت کے آباء واجداد شیعہ تھے۔ (معاذ اللہ)

۳ کبھی کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قادیانی تھے۔ (معاذ اللہ)

۴ کبھی کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے استاد قادیانی تھے۔ (معاذ اللہ)

حالانکہ یہ سب جھوٹ ہے شیعہ ہونے کا جواب تو یہ ہے کہ پہلے تو دیوبندی وہابی جواب دیں کہ کیا ان کے کسی مولوی نے ان لعنتی رافضیوں کی اذان اور بکواس کا ایسا رد کیا ہے؟ ضروری ہے۔ مولوی اعلیٰ حضرت کے دور کا ہی ہو کیونکہ بہتان عظیم اعلیٰ حضرت پر لگایا گیا ہے تو بتایا جائے، جواباً آج کے کسی مولوی کا نام نہ پیش کیا جائے۔ قادیانی ہونے کا جواب یہ ہے کہ لعنت الله على الكذبين جھوٹوں پر خدا کی لعنت کہ جھوٹ بولنے سے پہلے یہ تو سوچ لیتے کہ جھوٹ ہمیشہ ذلیل کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے قادیانوں کے بارے میں رسائل خادم علمائے اہل سنت کی کتاب ''قادیانیوں کو مباہلے کا کھلا چیلنج'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے والوں میں اعلیٰ حضرت کا نام سرِ فہرست ہے۔

اسی طرح دیوبندی وہابی ایک جھوٹ بڑی کثرت سے بولتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ''بریلوی مزاروں پر سجدے کرتے ہیں'' حالانکہ کسی عالم، مفتی، شیخ الحدیث کہلانے والے کو یہ بات کہتے ہوئے شرم آنی چاہیئے کہ وہ جانتا ہے کہ ہر دعویٰ کے لیے دلیل ہوتی

ہے اور اگر مجھ سے دلیل مانگی گئی تو میں کیا جواب دوں گا۔لیکن معاملہ یہ ہے کہ کثرت سے جھوٹ بولنے والے کی شرم اور جھجک مٹ جاتی ہے اور وہ بے شرم اور بے غیرت ہو جاتا ہے، اگر کسی کو ہمارے الفاظ سخت لگیں تو غصہ کرنے کے بجائے اپنا محاسبہ کرے۔ اور پوری فتاویٰ رضویہ کو پڑھ کر ہمیں بتائے کہ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ کی کس جلد میں مزار پر سجدے کرنے کو جائز لکھا ہے۔

لیکن افسوس ان میں سے کوئی بھی اتنی قابلیت نہیں رکھتا کہ اعلیٰ حضرت کی فتاویٰ رضویہ پوری پڑھ سکے اور پڑھ بھی لے تو سمجھ بھی سکے۔

آخر میں ہم روافض، وہابیہ اور دیوبندیہ کو دعوت دیتے ہیں کہ ضد نہ لگائیں علم حاصل کریں۔ سچوں کے ساتھ بیٹھیں، سچوں کا پہچانیں، سچ کا ساتھ دیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں دین و دنیا و آخرت میں نفع دینے والا علم عطا فرمائے۔ آمین

خادم علمائے اہلسنت

ابوتراب ناصر حسین رضوی

رسالہ

ردالرفضۃ

(تبرائی رافضیوں[1] کا رد)

2

مسئلہ از سیتاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سُنی

رافضی اور شیعہ

[1] آج کے دور میں شیعہ کہہ کر روافض کا ذکر مراد ہوتا ہے۔ ورنہ اصلاً تو شیعہ اور رافضی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلے تمام خلفائے راشدین کے ساتھ حسن عقیدت رکھتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل جاننے والا شیعہ کہلاتا تھا اور بعض کے نزدیک صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والا شیعہ کہلاتا تھا لیکن یاد رہے کہ یہ شیعہ تینوں خلفائے راشدین سے محبت رکھتے تھے۔ ان کی عظمت و جلالت کے قائل اور آج جن کو شیعہ کہا جاتا ہے وہ دراصل رافضی ہیں اور تینوں خلفائے راشدین کو گالیاں دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ) بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔

(اللہ عزوجل کی پناہ ان رافضیوں کے گندے عقیدے سے)

تبرائی

تبرا بھیجنا یعنی گالیاں دینا رافضیوں کے نزدیک خلفائے ثلاثہ اور تمام سنیوں پر لعنت بھیجنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

جبکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَاتَسُبُّوا اَصْحَابِیْ

میرے صحابہ کو گالی نہ دو

(جامع ترمذی جلد ثانی ص ۲۴۶ مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۱۰

المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں' وہ عصبہ بن

میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ (خدا کی بارگاہ میں ان کا یہ مقام ہے کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو صحابہ کرام کے آدھا مد غلہ خیرات کرنے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۱۸ مسلم شریف ج ۲ ص ۳۱۰ ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۲۶ مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۵ ابن ماجہ شریف ص ۱۵ مصنف ابن شیبہ ج ۱۲ ص ۱۷۵)

مزید ارشاد فرمایا کہ

''لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرنا میرے بعد ان کو تنقید کا نشانہ نہ بنانا پس جو ان سے محبت کرے گا۔ وہ میری محبت ہی کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے گا وہ میرے ساتھ عداوت رکھتا ہے اس لیے میرے صحابہ سے عداوت کر رہا ہے۔ جس نے میرے صحابہ کو ایذاء دی اس نے مجھے دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ کو ایذاء دی تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عذاب میں گرفتار کرے گا۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۲۶)

اہلسنت کے نزدیک گالیاں دینا انتہائی برا فعل ہے۔

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ نصف اص ۱۴۰)

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے''

(مسلم کتاب الایمان رقم ۱۱۶ ص ۵۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

''مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔''

(الترغیب والترہیب کتاب الادب رقم الحدیث ۳ ج ۳ ص ۳۱۱)

کرورثہ سے ترکہ چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں'
اس صورت میں وہ مستحق ارث ہوسکتے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا.

الجواب

الحمدللہ الذی ھدانا وکفانا' وآوانا عن الرفض والخروج' وکل بلاء نجانا' والصلٰوۃ والسلام علیٰ سیدنا ومولٰنا وملجانا وماوانا محمدو الہ وصحبہ الاولین ایمانا والاحسنین احسانا والامکنین ایقانا آمین!

فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ

''لعنت بہت سخت چیز ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو۔''

(جلد ۱۰ نصف ثانی ص ۲۵۵ بتغیر ما)

ہمارے معاشرے میں بات بات پر لعنت ملامت کرنے کا مرض بھی عام ہے اور علم دین سے محرومی کے باعث اس میں کوئی حرج بھی نہیں سمجھا جاتا حالانکہ کسی مؤمن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ضحاک سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

''کسی مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔''

(صحیح البخاری کتاب الایمان والنذر رقم الحدیث ۶۶۵۲ ج ۴ ص ۲۸۹)

اور کسی پر لعنت کرنا مؤمن کی شان کے بھی منافی ہے جیسا کہ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا

''مومن لعن طعن اور فحش کام نہیں کرتا''

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ رقم الحدیث ۱۹۸۴ ج ۳ ص ۳۹۳)

کسی کو لعن طعن کرنے کی عادت پالنے والے اس حدیث پر غور کریں،

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''بندہ جب لعنت کرتا ہے تو وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو وہاں کے دروازے

سب حمدیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہمیں ہدایت دی
اور رفض اور خروج سے کفایت اور پناہ دی ور ہر بلاء سے نجات دی۔
اور صلوٰۃ وسلام ہو ہمارے آقا' مولیٰ' ہمارے ملجا اور ملاذ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل وصحابہ پر جو ایمان لانے میں پہلے اور نیکی،
میں احسن اور ایمان ویقین میں پختہ ہیں، آمین!

صورتِ مستفسرہ میں یہ رافضی اس مرحومہ سیدہ سنّیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وُہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ اُن کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے[2]۔ سراجیہ میں ہے:

موانع الارث اربعة (الی قوله) واختلاف الدینین[3]

وراثت کے موانع چار ہیں' دین کا اختلاف' تک بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ عنہما خواہ اُن میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف

بند کردیے جاتے ہیں، پھر یہ زمین کی طرف لوٹتی ہے تو زمین کے دروازے بھی بند کردیے جاتے ہیں اور یہ دائیں بائیں کہیں سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے، جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر بھیجی گئی وہ اہل ہو تو اس کی طرف لوٹتی ہے ورنہ لعنت بھیجنے والے پر واپس آتی ہے۔"

(سنن ابی داؤد' کتاب الادب' رقم الحدیث ۴۹۰۵ ج ۴ ص ۳۶۱)

[2] یعنی وارث اور میت کا دین جدا ہو یعنی وارث مسلمان ہے اور میت کافر یا میت مسلمان اور وارث کافر تو یہ ورثہ سے محروم ہے۔

[3] السراجی فی المیراث، فصل فی الموانع، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۴

اس قدر کہ انھیں امام وخلیفۂ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدۂ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامۂ ائمہ ترجیح وفتوٰی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے:

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا کقولہ ان اللّٰہ تعالیٰ جسم کالاجسام وانکارہ صحبۃ الصدیق۔[4]

اگر ضروریاتِ دین[5] سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحطاوی حاشیۂ درمطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۴ میں ہے:

وکذا خلافتہ[6] (اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔

---

4 در مختار، باب الامۃ، ج ا، ص ۸۳ مطبع مجتبائی دہلی

5 ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے، جو ضروریاتِ دین ہیں۔ اور کسی ایک ضروری دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔ اگر چہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت ونار، حشر ونشر وغیرہا، مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علماء میں نہ شمار کیے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں۔ نہ وہ کہ کوردہ اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریات دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیرہ ضروری نہ کردے گا۔ البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں۔ اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں کچھ ہے حق ہے۔ ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔" (بہارِ شریعت)

6 حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، باب الامامۃ، ج ا، ص ۲۴۴، دار المعرفۃ بیروت

فتاوی خلاصہ قلمی کتاب الصلوۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوۃ فصل فی من یصح الاقتداء بہ ومن لا یصح میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع ولو انکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر۔[۷]

رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے **افضل** جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامہ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے:

فی الرافض من فضل علیا علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق اوعمر رضی اللہ عنہما فھو کافر۔[۸]

رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے **افضل** کہے گمراہ ہے[۹] اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وجیز امام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے:

من انکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الاصح۔[۱۰]

---

۷ خزانۃ المفتین، کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقتداء بہ ومن لا یصح، ج۱، ص ۲۸، قلمی

۸ حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ و الحدث فی الصلوٰۃ، ج۱ص۱۳۵، المطبعۃ الکبری الامیریہ مصر

۹ کیونکہ بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس و جن و ملک سے **افضل** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ۔

۱۰ فتاوی بزازیہ علی ھامش فتاوی ھندیہ، نوع فیما یتصل بھا مما یجب اکفارہ من اھل البدع، نورانی کتب خانہ پشاور

خلافتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا منکر کفر ہے، یہی صحیح ہے، اور خلافتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے،

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۴ میں ہے:

قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب ھوٰی و بدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی و القدری والمشبہ ومن یقول بخلق القراٰن، حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ ماحبہ تجوز مع الکراھۃ والا فلا۔[11]

امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائیگی[12] اور رافضی، جہمی، قدری، تشبی کے پیچھے ہوگی ہی نہیں، اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اُس بدمذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

فتاوٰی عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے:

ھکذا فی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذا فی البدائع.

ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور صحیح ہے، ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اُسی کی جلد ۲ صفحہ ۲۶۴ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاوٰی انقرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین مطبوعہ مصر ص ۳۱ سب میں فتاوٰی خلاصہ سے ہے:

الرافضی ان کان یسب الشیخین و یلعنھما والعیاذ باللہ تعالیٰ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ علیھما فھو مبتدع.[13]

---

[11] تبیین الحقائق، کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ والحدث فی الصلوٰۃ، المطبعۃ الکبری الامیریہ مصر، ج۱، ص۱۳۴

[12] یعنی ہو جائے گی مگر مکروہ

[13] فتاوی بزازیہ علی ھامش فتاوٰ ھندیۃ، نوع فیما یتصل بھا، نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۳۱۹

رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو معاذ اللہ بُرا کہے کافر ہے، اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اُسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ میں فتاوٰی ظہیریہ سے ہے:

من انکر امامة ابی بکر الصدیق بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کفر و کذلک من انکر خلافة عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنه فی اصح الاقوال.[14]

امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر کافر ہے، اور بعض نے کہ بد مذہب ہے کافر نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ وُہ کافر ہے، اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر بھی صحیح قول پر کافر ہے۔

وہیں فتاوٰی بزازیہ سے ہے:

ویجب اکفاربهم باکفار عثمان و علی وطلحة و زبیر و عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنهم.[15]

رافضیوں، ناصبیوں اور خارجیوں کا کافر کہنا واجب ہے اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولی علی و حضرت طلحہ و حجرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو کافر کہتے ہیں [16]۔

---

[14] برجندی شرح نقایہ کتاب الشهادة، فصل یقبل الشهادة من اهل الهواء، نولکشور لکھنؤ ۴/۲۰، ۲۱۷

[15] فتاوی بزازیه علی هامش فتاوی هندیة نوع فیماتیص بها مما یجب اکفاره الخ، نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۸

[16] یعنی رافضی (آج کے شیعہ) تمام صحابہ کرام علیہم رضوان کا کافر کہتے ہیں اور فقہ کا اصول ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے اس کے کافر نہ ہونے پر کفر اسی کی طرف لوٹ آتا ہے تو یقیناً صحابہ کرام علیہم رضوان جن کے فضائل اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں بیان فرمائے اُن کو کافر کہنے والے یقینی کافر ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:

یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔ [۱۷]

اصح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما کو امامت وخلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر۔ [۱۸]

رافضی اگر صرف تفضیلیہ [۱۹] ہو تو بدمذہب ہے اور اگر خلافتِ صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۱۳۶ میں ہے:

کیفر بانکارہ صحابۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبانکارہ عمہ علی الاصح وبانکارہ صحبۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔ [۲۰]

جو شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے [۲۱]۔ یونہی جو اُن کے امام

---

۱۷ بحر الرائق، باب احکام المرتدین، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۱

۱۸ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، کتاب الصلوۃ فصل الجماعۃ سنۃ موکدۃ، داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۱۰۸

۱۹ شیعہ تفضیلیہ وہ فرقہ ہے جو تینوں خلفائے راشدین کو مانتے ہیں ان کی خلافت کو بھی مانتے ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت کا زیادہ اہل سمجھتے ہیں پھر تینوں خلفائے راشدین کے ساتھ حسن عقیدت بھی رکھتے ہیں ایسے شیعہ (رافضی) اس دور میں ناپید ہو چکے ہیں۔

۲۰ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، باب المرتد فصل ان الفاظ الکفر انواع، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱/۶۹۲

۲۱ کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت قرآن سے ثابت ہے اور ان کی صحابیت کا منکر قرآن کا منکر ہے۔

برحق ہونے کا انکار کرنے مذہب اصح میں کافر ہے، یونہی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار قول صح پر کفر ہے۔

غنیۃ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے:

المراد بالمبتدع من یعتقد شیا علی خلاف مایعتقده اهل السنة والجماعة وانما یجوز الاقتداء به مع الکراهة اذالم یکن ما یعتقد ه یؤدی الی الکفر عنداهل السنة اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کا لغلاة من الروفض الذین یدعون الالوهیة لعلی رضی الله تعالیٰ اوان النبوة کانت له فغلط جبریل و نحو ذٰلک مما هو کفر و کذامن یقذف الصدیقة اوینکر صحبة اصدیق او خلافته اوسیب الشیخین۔ [۲۲]

بد مذہب سے وُہ مراد ہے جو کسی بات کا اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو، اوراس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اُس حال میں جائز ہے جب اُس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچا تا ہو، اگر کفر تک پہنچائے تو اصلاً جائز نہیں، جیسے غالی رافضی کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں [۲۳] یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبریل نے غلطی کی [۲۴] اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معاذ

---

۲۲ غنیہ المستملی، فصل الاولی بالا مامۃ، سہیل اکیڈمی لاہور، ص ۵۱۵

۲۳ رافضیوں کا ایک گندہ ترین گروہ ایسا بھی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا مانتا ہے اس گروہ کے زیادہ تر افراد ملک شام اور عراق میں پائے جاتے ہیں۔

۲۴ رافضیوں کا ایک گروہ یہ بھی کہتا ہے کہ نبوت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے غلطی ہوگئی (معاذ اللہ) اور وہ غلطی سے حضرت علی کی نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے گیا۔ (معاذ اللہ)

اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے ۲۵ یا صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار

---

۲۵ یہاں بڑے بہتان سے مراد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا
ہے۔ چونکہ وہ تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اور ماں کو تہمت لگانا بیٹے کی انتہائی بدنصیبی ہے
اسی لیے اسے بڑا بہتان فرمایا گیا۔ اس کا مختصر بیان یہ ہے کہ ۵ ہجری میں غزوہ بنی
مصطلق واقعہ ہوا جس میں ام المومنین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں واپسی پر
غازیوں کا قافلہ ایک منزل پر ٹھہرا۔ صبح صادق سے پہلے ام المومنین رفع حاجت کے
لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں۔ وہاں آپ کا ہار ٹوٹ گیا۔ اس کی تلاش میں میں
آپ کو دیر لگی۔ ادھر قافلہ نے کوچ کر دیا۔ قافلہ والوں کو پتہ نہ لگا کہ ام المومنین موجود
نہیں ہیں۔ آپ قافلہ کی جگہ واپس آ کر بیٹھ گئیں۔ حضرت صفوان قافلہ سے کچھ پیچھے
ٹھہرائے گئے تھے تاکہ وہ قافلے کا گرا پڑا سامان اٹھا لائیں جیسا کہ اس زمانے کا دستور
تھا۔ جب حضرت صفوان یہاں پہنچے اور آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا ام
المومنین پر غنودگی طاری تھی۔ اس آواز سے چونک پڑیں حضرت صفوان نے اپنا اونٹ
بٹھا دیا۔ آپ سوار ہو گئیں اور حضرت صفوان اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے آگے آگے
چلنے لگے۔ یہاں تک کہ لشکر تک پہنچا دیا۔ سیاہ دل، بد باطن منافقوں نے تہمت لگا دی
اور بعض سادہ دل مسلمان بھی ان کے اس فریب میں آ گئے۔ ام المومنین کو اس تہمت
کا بالکل پتہ نہ چلا آپ بیمار ہو گئیں۔ ایک ماہ تک بیمار رہیں۔ اس دوران میں ام مسطح
کے ذریعے آپ کو پتہ چلا تو آپ کا مرض اور بھی بڑھ گیا۔ آپ اپنے میکے تشریف لے
گئیں اور اس غم میں اتنا روئیں کہ کئی رات بالکل نیند نہ آئی۔ اس موقع پر یہ آیات
اتریں جن میں ام المومنین کی طہارت، عفت و عصمت کی خود رب نے گواہی دی۔ ان
آیات کے نزول سے پہلے تمام مومنوں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل ام المومنین کی
پاکدامنی پر مطمئن تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی بیوی کی
پاکیزگی بالیقین معلوم ہے۔ (بخاری)

کرے ۲۶ یا شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہے
کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمد

ص ۳۲ میں ہے:
الکان هواه یکفر کالجهمی و القدری الذی قال بخلق القرآن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو مکھی سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاست پر بیٹھتی ہے کیسے ہوسکتا ہے کہ رب تعالیٰ آپ کو بری عورت سے محفوظ نہ رکھتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رب نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا کہ کسی کا پاؤں اس پر نہ پڑے تو کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ رب آپ کی اہلیہ کو محفوظ نہ فرمائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگ جانے پر رب نے آپ کو نعلین شریف اتارنے کا حکم دیا تو کیسے ہوسکتا ہے کہ اب آپ کی اہل بیت کی آلودگی منظور فرمائے۔ اسی طرح اور مخلص مومنوں اور مومنات نے آپ کی عصمت کے گیت گائے۔

(خزائن و روح)

۲۶ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت قرآن سے ثابت ہے اسی طرح آپ کی خلافت بھی قرآن سے ثابت ہے۔

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا، يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا، وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(پ ۱۸ ع ۱۳، آیت ۵۵)

اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لیے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے

والرافضی الغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ لا تجوز الصلوٰۃ خلفہ۔ [۲۷]

بدمذہبی اگر کافر کردے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے، اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا انکار کرے اُس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۰۸ علی ہامش فتح المعین میں ہے:

فی الخلاصة یصح الاقتداء باھل الاھواء الا الجھمة والجبریة والقدریة والرافضی الغالی ومن یقول بخلق القراٰن والمشبه، وجملتاه ان من کان من اھل قبلتنا ولم یغل فی ھواہ حتی لم یحکم بکونه کافرا تجوز الصلوٰۃ خله وتکرہ وارادبالرافضی الغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔ [۲۸]

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے سوائے جہمیہ وجبریہ وقدریہ ورافضی غالی قائل خلق قرآن ومشبہ کے [۲۹] اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی جو بدمذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اُسے کافر نہ کہا جائے اُس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبع مصر ۱۹۸ میں ہے:

ان المکر خلافة الصدیق کفر و الحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ھذا

گا۔ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے ناشکری کرے تو وہ ہی لوگ بے حکم ہیں۔

۲۷ مستخلص الحقائق، باب فی بیان احکام الامامة، مطبع کانشی رام بروکس لاہور، ۱/۲۰۲، الکفایة مع فتح القدیر، باب الامامة، نوریہ رضویہ سکھر، ۱/۳۰۵

۲۸ شرح کنز للملا مسکین علی ھامش فتح المعین، باب الامامة، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱/۲۰۸

۲۹ کیونکہ یہ سب بدمذہبی کی حد سے نکل کر کفر کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔

الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضا ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر المسح علی الخفین اوصحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین اویقذف الصدیقۃ ولا خلف من انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ لکرہ ولا یلتفت الیٰ تاویلہ و اجتھادہ.[30]

یعنی خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے[31] اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافتِ فاروق رضی اللہ عنہ کا منکر بھی کفر ہے، اور برہان شرح موہب الرحمٰن میں فرمایا خلافتِ عثمان رضی اللہ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسحِ موزہ یا صحابیتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ عنہما کو بُرا کہے یا صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت رکھے[32] اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات

---

۳۰ طحطاوی عل مراقی الفلاح باب الا مامۃ، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۲۵

۳۱ اور آج روئے زمین پر کوئی ایسا رافضی نہیں جو خلافت ابوبکر صدیق کو حق جانتا ہو تمام رافضی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غاصب مانتے ہیں اور جناب ڈاکٹر طاہر (منہاج القرآن) رافضی حضرات کے امام و مجتہدین کو اپنے (منہاج القرآن) اسٹیج پر بٹھانا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب صلح کلی کے لیے ان کو راضی کرنے والے بیانات بھی دیتے ہیں جیسے ڈاکٹر نے حضرت ابوبکر صدیق کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا ہے۔

(القول المعتبر)

۳۲ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والا کس طرح مسلمان ہوسکتا ہے وہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن کی طہارت و پاکیزگی کی قرآن گواہی دے جن کی عظمت پر کثیر احادیث مبارکہ گواہی دیں، ان اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دشمن رافضیوں کو ڈاکٹر طاہر (منہاج القرآن) اپنے اسٹیج پر عزت دیں تو اب مسلمان جان لیں کہ وہ شخص کیا بیٹا کہلانے کا اہل ہوسکتا ہے جو ماں کو گالیاں دینے والے ماں کو کافرہ کہنے والے، ماں کو زانیہ کہنے والے کو (معاذ اللہ) اسٹیج پر بٹھائے ان کو گلے لگائے ان کو عزت دے، اے منہاجیو شرم کرو ڈوب مرو کیا کوئی باغیرت انسان اپنی ماں کو تکلیف دینے والے کے ساتھ ایسا سلوک کرسکتا ہے؟

دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اُس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا نہ اس جان کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہامش مجیہ ص ۴۰ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر میں ہے:

ومن لعن الشیخین اوسب کافر ومن قال فی الایدی الجوار اکفر
وصحح تکفیر منکر خلافت ال عتیق فی الفاروق ذٰلک الظھر [۳۳]

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر تبرا بکے یا بُرا کہے کافر ہے، اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے وُہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے انکار میں قول مصحح تکفیر ہے اور یہی دربارۂ انکار خلافتِ فاروق رضی اللہ عنہ اظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للعلامہ الشرنبلالی قلمی السیر میں ہے:

الرافضی اذاسب ابا بکر و عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عھما ولعنھما یکون کافر اوان فضل علیھما علیا لا یکفر و ھو مبتدع۔ [۳۴]

رافضی اگر شیخین رضی اللہ عنہما کو بُرا کہے یا اُن پر تبرا بکے کافر ہو جائے، اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اُن سے افضل کہے کافر نہیں گمراہ بدمذہب ہے۔

اس میں وہیں ہے۔

من انکر خلافة ابی بکر الصدیق فھو کافر فی الصحیح و کذامنکر خلافة ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فی الاظھر۔ [۳۵]

خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے، اور ایسا ہی قولِ اظہر میں خلافتِ فاروق رضی اللہ عنہ کا منکر بھی۔

---

۳۳ نظم الفرائد منظومہ ابن وہبان

۳۴ تیسیر المقاصد شرح وھبانیه للشرنبلالی

۳۵ // // // //

فتویٰ علامہ نوح آفندی، پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی، پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی، پھر عقود الدریۃ[۳۶] مطبع مصر جلد اول ص ۹۲، ۹۳ میں ہے:

الروافض كفرة جمعوا بين اصناف الكفر انهم يسبون الشيخين سود الله وجوههم في الدارين فمن اتصف بواحد من هذه الامور فهو كافر ملتقطا.[۳۷]

رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں از انجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں از انجملہ شیخین کو برا کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے، جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ ملتقطا۔

انھیں میں ہے:

ان کو گلے لگالیں اب منہاجی بتائیں کہ کیا یہ بزرگوں کے راستے پر ہیں؟ یا بزرگوں سے ہٹ کر انہوں نے اپنا الگ راستہ بنالیا ہے۔ (یاد رہے کہ بزرگوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے والے جہنم کے راسے پر پہنچ جاتے ہیں)

عقود الداریہ، باب الردۃ والتعزیر، ارگ بازار قندھار افغانستان، ۱/۱۰۳۴

اما سب الشيخين رضي الله تعالىٰ عنهما فانه كسب النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال اصدر الشهيد من سب الشيخين او لعنهما يكفر.[۳۸]

شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا[۳۹]

---

۳۶ علامہ ابن عابدین شامی اور دیگر فقہاء محدثین تو ان کو کافر کہیں اور اللہ عزوجل دونوں جہاں میں رافضیوں کا منہ کالا کرے کے الفاظ کہیں ان کو برا کہیں لیکن ڈاکٹر صاحب (اور ان کے منہاجی) ان کو گلے لگالیں اب منہاجی بتائیں کہ کیا یہ بزرگوں کے راستے پر ہیں؟ یا بزرگوں سے ہٹ کر انہوں نے اپنا الگ راستہ بنالیا ہے۔ (یاد رہے کہ بزرگوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے والے جہنم کے راسے پر پہنچ جاتے ہیں)

۳۷ عقود الداریہ، باب الردۃ والتعزیر، ارگ بازار قندھار افغانستان، ۱/۱۰۳۴

۳۸ عقود الدریۃ، باب الردۃ والتعزیر، ارگ بازار قندھار افغانستان، ۱/۱۰۴

۳۹ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ یہ اس لیے فرماتے ہیں کیونکہ صدیق

اورامام صدر شہید نے فرمایا: جو شیخین کو بُرا کہے یا تبرا بکے کافر ہے۔

عقود الدریہ میں بعد نقل فتوی مذکورہ ہے:

وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانية لا زالت مؤيدة بالنصرة العلية الافتاء فى شان اشيعة المزكورين وقد اشبع الكلام فى ذلك كجير منهم والفوافيه الرسائل وممن افتى بنحو ذلك فيهم المحقق المفسر ابوا السعود افندى العما دى و نقل عبارته العلامة الكواكبى الحلبى فى شرحه على منظومته افقهية المساماة بالفرائد السنية. [۴۰]

علمائے دولتِ عثمانیہ کی ہمیشہ نصرت الٰہی سے موید رہے، اُن سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انھوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دئے، بہت نے طویل بیان لکھے اوراس بارے میں رسالے تصنیف کئے، اورانھیں میں سیجھوں نے روفض کے کفر و ارتداد کا فتوی دیا۔ محقق مفسر ابو مسعود آفندی عمادی (سردار مفتیان دولت علیہ عثانیہ) ہیں اوراُس کی عبارت علامہ کوا کبی حلبی نے اپنے منظور فقہیہ مسمّی بہ فرائد سنیہ کی شرح میں نقل کی۔

اشبہا قلمی فن ثانی باب الرواۃ اور اتحاف ص ۱۸۷ اور الفروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین ص ۱۳ اسب میں مناقب کردری سے ہے:

يكفر اذا انكر خلاتهما او يبغضهما لمحبة البنى صى اللّٰه تعالىٰ عليه ولسم لهما. [۴۱]

اکبر رضی اللہ عنہ تو یارِ غار بھی ہیں یارِ مزار بھی، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پوری زندگی سائے کی طرح رہے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو خصوصی صحبت سے نوازا غرض اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی کیا کیا شان بیان کی جائے۔

۴۰ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۱ واقعات المفتین، کتاب الیسر، دائرہ معارف اسلامیہ، بلوچستان، ص ۱۳

جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا اُن سے بغض رکھے کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسا کافر ہے جس کی توبہ بھی قبول نہیں ہو، اوراق ابصار متن درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے

کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولۃ الا الکافر بسب نبی والشیخین او احدھما [۴۲]

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات الشیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہو۔ [۴۳]

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاوٰی خیریہ مطبوعہ مصر جلد اوّل ص ۹۴، ۹۵ اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ص ۱۸۶ میں ہے

کل کافر تاب فتوبتہ مقبولۃ فی الدنیا والاٰخرۃ الا جماعۃ الکافر بسب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وسائر الانبیاء وبسب الشیخین او احدھما [۴۴]

جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا، دوسرا وہ کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں یا ایک کو بُرا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

---

۴۲ درمختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۵۶۔۵۷

۴۳ یعنی حاکم اسلام کے سامنے کسی بھی ضرورت دینی کا انکار کرنے والا اگر توبہ کرے تو حاکم اسلام اس کی توبہ قبول کرے گا مگر وہ مرتد جو کسی بھی نبی یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد اگر توبہ کر بھی لے تو بھی حاکم اسلام ایسے مرتد کی گردن ضرور مارے گا ہاں اگر اس کی توبہ سچی ہوگی تو عنداللہ اس کا معاملہ الگ ہوگا۔

۴۴ فتاوٰی خیریہ کتاب السیر باب المرتدین، دارالمعرفۃ بیروت، ۱/ ۱۰۳

درمختار میں ہے:

فی البحر عن الجوهرة معزیا للشهی من سب الشیخین او طعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذالدبوسی وابو اللیث وهوالمختار للفتوی انتهی وجزمر به الاشباه واقره المصنف۔ [۴۵]

یعنی بحرالرائق میں بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدوری امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو بُرا کہے یا اُن پر طعن کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں، اور اسی پر امام دبوسی اور امام فقیہ ابواللیث ثمرقندی نے فتوی دیا، اور یہی قول فتوی کے لئے مختار ہے، اسی پر اشباہ میں جزم کیا اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ غزی تمر تاشی نے اسے برقرار رکھا۔

اور پر ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا۔ درمختار صفحہ ۳۸۲ میں:

موانعه الرق والقتل واختلاف الملتیبن اسلاما و کفرا ملتقطا۔ [۴۶]

یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا ارمورث و وارث میں اسلام وکفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۴۰ عالمگیری جلد ۶ س ۴۵۴ میں ہے:

اختلاف الدین ایضا یمنع الارث والمرادبه الاختلاف بین الاسلام والکفر۔ [۴۷]

مورث و وارث میں دین اختلاف بھی مانع میراث ہے [۴۸] اور اس سے مراد اسلام

---

[۴۵] درمختار شرح تنویرالابصار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۵۷

[۴۶] درمختار، ،، ،، کتاب الفرائض، ،، ،، ،، ۲/ ۳۴۵

[۴۷] تبیین الحقائق، کتاب الفرائض، المطبعۃ الکبری الامیریہ مصر، ۶/ ۲۴۰

[۴۸] وارث اور میت کا دین جدا ہو یعنی وارث مسلمان ہے اور میت کافر تھا۔ یا میت مسلمان تھا اور وارث اسلام کے سوا اور دین میں داخل ہے تو ورثہ سے محروم ہے۔

وکفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمۂ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے[۴۹]۔ ہدایہ مطبع

---

[۴۹] رافضی ہو وہابی یا دیوبندی جو بھی دعویٰ اسلام کے باوجود کفریہ عقائد رکھے گا وہ مرتد ہی کہلائے گا اس سلسلے میں عام عوام دور کھڑے ہوکر اس اختلاف کو حیرت سے دیکھتی ہے ہم عوام کو اس سلسلے میں اپنی الجھنیں دور کرنے کے لیے رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "دعوت انصاف" پڑھنے کی دعوت دیتے ہیں یہاں اس کتاب ہی سے کچھ اقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

کچھ کم ایک صدی سے ساری دنیا میں دیوبند اور بریلی کی مذہبی آویزش کو جو شور برپا ہے اور جس کے ناخوشگوار اثرات پریس سے لے کر اسٹیج تک پوری طرح نمایاں ہیں وہ بلاوجہ نہیں ہے، اگر اس حقیقت کی تلاش کے لیے آپ نے اپنے ذہن کا دروازہ کھلا رکھا ہے، تو ذیل میں اس مذہبی نزاع کی وہ حقیقی بنیادیں پڑھیے جنہوں نے امت کو دو ملتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

پہلی بنیاد

اپنی مذہبی سرشت کے اعتبار سے مسلمان کا جو والہانہ تعلق اپنے رسول کریم ﷺ کی محترم ذات سے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس کا ایمان اپنے رسول کی بارگاہ میں اتنا مؤدب اور حساس ہے کہ رسول کی حرمت پر ذرا سی خراش بھی اسے برداشت نہیں، ناموسِ رسول کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر دور میں جس والہانہ جذبے کے ساتھ اپنی فداکاریوں کا مظاہرہ کیا ہے وہ تاریخ کا جانا پہچانا واقعہ ہے۔

حب رسول کی وارفتگی کا یہ رخ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کسی گستاخ کے خلاف غم و غصہ اور نفرت و غضب کے اظہار کے سوال پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشانے پر کون ہے، باہر کا ہو یا اندر کا جس نے بھی رسول کی شان میں گستاخانہ جسارت کا اظہار کیا مسلمانوں کی غیرت ایمانی کی تلوار اس کے خلاف بے نیام ہوگئی۔

مصطفائی جلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور در مختار صفحہ ۲۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں ہے:

آج ملعون رشدی کی زندہ مثال آپ کے سامنے ہے، رسول کی حرمت پر حملہ کر کے اس نے سارے عالم اسلام کو اپنا دشمن بنالیا ہے۔ قابلِ رشک ہیں وہ شہیدانِ محبت جو رشدی کے خلاف اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقا کی عزت پر قربان ہو گئے۔

علمائے دیوبند کے خلاف بھی ہمارے غم وغصہ کی سب سے بڑی بنیاد یہی ہے کہ ان کے اکابر نے اپنی بعض کتابوں میں رسول محترم ﷺ کی شانِ اقدس میں سخت گستاخانہ کلمات استعمال کیے ہیں جس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

۱.....علمائے دیوبند کے مذہبی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اکرم سید عالم ﷺ کے علم پاک کو رذائل اور حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے جس کے وہ خود بھی اقراری مجرم ہیں۔

اہل علم وادب زبان کے اس محاورے سے اچھی طرح واقف ہیں کہ محترم چیزوں کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ سے عظمت وتکریم کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب رذائل کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ دی جاتی ہے تو اس سے توہین وتنقیص کے معنی نکلتے ہیں۔ اردو زبان کے محاورات میں تشبیہ وتمثیل کا یہ ضابطہ اتنا شائع اور ذائع ہے کہ کوئی صاحب علم اس کے ان معانی ومطالب کے استلزام سے انکار نہیں کرسکتا۔

اس بنیاد پر ہمارا یہ دعویٰ شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ تھانوی جی بارگاہِ رسالت کے گستاخ ہیں، انہوں نے رسول پاک کے علم شریف کو رذائل کے علم سے تشبیہ دے کر اہانت رسول کے خوفناک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

۲.....علمائے دیوبند کے دوسرے اور تیسرے مذہبی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ زمین کے علم محیط کے سوال پر شیطان کا علم، رسول ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ شیطان کے مقابلے میں جو شخص رسول کی وسعت علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے، کیونکہ شیطان کے علم کی وسعت پر قرآن وحدیث ناطق ہیں، رسول کے علم کی وسعت پر نہ قرآن میں کوئی

صاحب الهوی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد. [۵۰]

دلیل ہے اور نہ حدیث میں۔

اس میں قطعاً دورائے نہیں کہ شیطان کے مقابلے میں رسول پاک کے علم کی تنقیص میں ایک کھلا ہوا کفر اور ایک کھلی ہوئی گستاخی ہے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی کھلی ہوئی گستاخی اور کھلا ہوا کفر ہے کہ شیطان کے مقابلے میں جو شخص رسول پاک کی وسعت علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے لیکن یہی عقیدہ شیطان کے بارے میں رکھنا شرک نہیں۔

اسی طرح یہ کہنا بھی رسول پاک کی صریح تنقیص ہے کہ رسول پاک کے علم کی وسعت پر قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے، لیکن شیطان کے علم کی وسعت پر قرآن میں بھی دلیل ہے اور حدیث میں بھی۔

۳.....علمائے دیوبند کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب تحذیرالناس میں حضور ﷺ کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا ہے۔ جب کہ حضور کو خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آخری نبی ماننا قرآن سے بھی ثابت ہے اور حدیث سے بھی۔

بلکہ اپنی کتاب میں انہوں نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ حضور کے زمانے یا حضور کے بعد بھی اگر کسی نئے نبی کا آنا فرض کیا جائے جب بھی حضور کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ حالانکہ یہ بات آسانی سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی نئے نبی کی صورت میں حضور کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ باطل ہوجاتا ہے۔ مولوی نانوتوی کی یہی وہ کتاب ہے جسے قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے جواز کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ ختم نبوت کے مسئلے میں علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارا اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی ہے اور یہ اختلاف حرمت وحلت کا نہیں بلکہ کفر واسلام کا ہے۔

۵۰ فتاوی هندیه الباب الثامن فی وصیة الذمی والحربی ،نورانی کتب خانہ پشاور، ۶/۱۳۰

بدمذہب اگر عقیدۂ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔

غرر متن درر طبع مصر جلد۲ص ۴۴۶ میں ہے:

فھو ی ان اکفر فکالمر تد. [۵۱]

بدمذہب اگر تکفیر کی اجائے تو محل مرتد کے ہے۔

ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے:

ان حکم بکفرہ بما الرتکبہ من الھوی فکا المرتد. [۵۲]

اگر اسی بدمذہبی کے سبب اُس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاوٰی ہندیہ جلد۲ صفحہ ۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد۴ صفحہ ۲۰ میں ہے:

یجب اکفار الروالفض فی قولھم برجعة الاموات خارجون عن ملة الاسلام و احامھم احکام المرتدین کذا فی الظھیریة. [۵۳]

یعنی رافضیوں کو اُن کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اُن کیا حکام بعینہ مرتدین کیا حکام ہیں، ایسا ہی فتاوٰی ظہیریہ میں ہے۔

اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتی کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا

ترکہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ علمگیری جلد۶ ص ۴۵۵ میں ہے:

---

۵۱ غرر الاحکام مع الدرر الحکام، کتاب الوصایا فصل وصایا الذمی احمد کامل الکائنة االعلیه مصر، ۲/۴۴۶

۵۲ مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر کتاب الوصایا بابوصیة الذمی داراحیاء التراث العربی بیروت، ۲/۷۱۷

۵۳ فتاوٰی ہندیہ، باب المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور، ۲/۲۶۴

امر تد لایرث مسلم ولا من مرتد مثلہ کذا فی المحیط.[54]
مرتد نہ کسی مسلمان ار نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث ہوگا، ایسے ہی محیط میں ہے۔(ت)

خزانۃ المفتین میں ہے:
المفرتد لایرث من احد الامن المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثلہ.[55]
مرتد کسی کا بھی وارث نہ بے گانہ مسلمان نہ ذمی اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا۔(ت)

یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبراو انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں،
والا حوط فیہ المتکلمین انہم ضلال من کلاب النار الاکفرو بہ ناخذ.
اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی کُتے ہیں کفر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے(ت)

اور روافضِ زمانہ وہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت عقاید کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں اُن کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بلااتفاق گرفتار ہیں:

کفر اول: قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سُورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ اہلسنت رضی اللہ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ لفظ بدل دے، کوئی کہتا ہے یہ نقص وتبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور

---

54 فتاوی ہندیہ، کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اھل الکفر الخ، نورانی کتب خانہ پشاور، ۶/۴۵۵

55 خزانۃ المفتین، کتاب الفرائض، قلمی، ۲/۲۵۰

ہے ۵٦ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا

۵٦ جیسا کہ ایک مسئلہ شیعوں کا یہ ہے کہ جو قرآن اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ پر بذریعہ جبریل نازل فرمایا تھا وہ سترہ ہزار آیات کا مجموعہ تھا جب کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔ معلوم ہوا کہ تقریباً دس ہزار آیات اس قرآن میں نہیں ہیں۔

چنانچہ اصول کافی کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۷۱ مطبوعہ نولکشور میں ہے:

عن ابی عبداللّٰہ قال ان القرآن الذی جاء بہ جبریل علیہ السّلام الیٰ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف اٰیۃ

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ وہ قرآن جو بذریعہ جبریل حضور پر نازل ہوا وہ سترہ ہزار آیت تھا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ موجودہ قرآن وہ قرآن نہیں جو جبریل لے کر آیا اور سرور عالم ﷺ پر نازل ہوا۔ وہ ستر ہزار آیات والا قرآن شیعوں کا قرآن ہے۔ جو معلوم نہیں کہ کہاں ہے؟ آج شیعوں کے پاس خدا کی کوئی کتاب نہیں یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے، شیعوں کے نزدیک محرف اور مبدل ہے۔ اصلی قرآن آج کسی شیعہ کے پاس نہیں۔ تو جب اللہ کی کتاب ہی موجود نہیں تو ان کا مذہب بھی ظاہر ہے۔

ایک مسئلہ شیعوں کا یہ ہے کہ ان کے پاس ایک جامعہ ہے جو ستر گز لمبا ہے۔

اصول کافی صفحہ ۱۴۶ کتاب الحجہ میں ہے:

عندنا الجامعۃ و ما یدریھم ماالجامعۃ قال قلت جعلت فداک وماالجامعۃ قال صحیفۃ طولھا سبعون ذراعاً بزراع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ہمارے پاس ایک جامعہ ہے اور وہ نہیں جانتے کہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ آپ پر قربان بتائیے کہ جامعہ کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ صحیفہ ہے جس کا طول ستر گز ہے۔

پھر اسی صفحہ میں آگے لکھا ہے۔

وان عندنا المصحف فاطمۃ علیھا السلام ما یدریھم ما مصحف فاطمۃ

دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا

قال مصحف فیه مثل قرانکم هٰذاثلاث مرات والله مافیه من قرأنکم حرف واحد۔

بے شک ہمارے پاس حضرت فاطمہ علیہا السلام کا مصحف ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا تمہارے اس قرآن سے تین گنا بڑا ہے۔ خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔

شیعو! تمہارے عجیب وغریب مسئلے اسی قرآن میں ہوں گے۔

ایک مسئلہ شیعوں کا یہ ہے کہ اوصیاد کے سوا کوئی دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میرے پاس سارا قرآن ہے۔ چنانچہ اصول کافی صفحہ ۱۳۹ میں امام باقر فرماتے ہیں۔

مَایستطیع احد ان یدعی ان عنده جمیع القرآن کله ظاهره و باطنه غیر الاوصیاء

کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس کے پاس سارا قرآن ظاہر و باطن سمیت ہے مگر اوصیاء (یہ دعویٰ کرسکتے ہیں)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ سارا قرآن اوصیاء کے پاس موجود ہے۔ شیعہ حضرات سے گزارش ہے کہ اوصیاء کا قرآن ہمیں دکھائیں اگر آپ کے پاس وہ قرآن موجود نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ آپ بے کتاب امت ہیں۔ ائمہ اوصیاء نے آپ کو اصل قرآن کی ہوا نہ لگنے دی۔ وہ جانتے تھے کہ آپ اس امانت کے امین نہیں ہوسکتے۔

شیعوں کا عقیدہ یقیناً غلط ہے۔ آج دنیا میں ہر دین کے پیروکار اپنی کتاب رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی کتابیں محرف ہیں پھر بھی وہ ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ عیسائی بائبل کو اور یہودی تورات کو تسلیم کرتے ہیں۔ شیعوں پر افسوس ہے کہ وہ قرآن پاک کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں بلکہ غیر مسلموں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع فراہم کیا جارہا ہے۔

ایک مسئلہ شیعوں کا یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ کے سوا اگر کوئی دعویٰ کرے کہ میں نے قرآن شریف جمع کیا ہے، جس طرح اترا ہے تو وہ کذاب ہے۔

اصول کافی، کتاب الحجہ صفحہ ۱۳۹ میں ہے۔

عن جابر سمعت ابا جعفر یقول ماادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الاکذاب و ما جمعه و حفظه کما نزله الله الاعلی بن ابی طالب و الائمة من بعده۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوجعفر حضرت باقرؒ کو یہ فرماتے سنا کہ کسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ اس نے سارا قرآن جمع کیا ہے جیسے کہ اترا ہے۔ مگر کذاب نے۔ قرآن جیسے کہ اللہ نے اتارا ہے اس کو حضرت علی اور ان کے بعد کے ائمہ کے سوا کسی نے جمع نہیں کیا اور نہ ہی حفظ کیا۔

یہ حدیث ملاباقر مجلسی نے بھی حیات القلوب جلد سوم کے صفحہ ۴۵ میں نقل کی ہے۔

معلوم ہوا کہ جو قرآن حضرت علی نے جمع فرمایا تھا، وہی تھا جو اللہ نے حضور پر نازل فرمایا تھا۔ شیعہ حضرات بتائیں کہ وہ قرآن کہاں ہے؟ تا کہ ہم بھی اس کی زیارت کرسکیں۔ اس قرآن کو صرف حضرت علی نے یا اماموں نے حفظ کیا۔ معلوم ہوا کہ چودہ صدیوں نے ایک بھی شیعہ ایسا پیدا نہ کیا جو حضرت علی کے جمع کردہ قرآن کا حافظ ہوتا۔

موجودہ قرآن جسے حضرت ابوبکر وعثمان رضی اللہ عنہم نے جمع کیا، کروڑوں کی تعداد میں موجود ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں اس کے حافظ ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

شیعوں پر افسوس ہے کہ حضرت علی کے جمع کردہ قرآن کو نہ تو حفظ کرسکے اور نہ ہی اس کو باقی رکھ سکے۔ اگر کہا جائے کہ وہ قرآن صرف اماموں تک تھا تو سوال یہ ہے کہ جو امت کو دکھانا ہی مقصود نہ تھا اس کو نازل ہی کیوں کیا گیا؟

ایک مسئلہ شیعوں کا یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں تحریف کی گئی ہے۔ چنانچہ فروغ کافی، کتاب الروضہ صفحہ ۱۶ میں ہے:

ولا تلتمس دین من لیس شیعتك ولا تحبن دینهم نانهم خائنون الذین خانواالله ورسوله و خانوا امانتهم وتدری ما خانوا امانتهم أتمنوا علی کتاب الله فحرفوه وبدلوه۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ [57]

موسیٰ رضاؑ فرماتے ہیں جو شخص تمہارے شیعہ میں سے نہیں ہے۔ اس کے دین کی تلاش نہ کرو اور ان کے ساتھ محبت نہ کرو۔ کیونکہ وہ لوگ خیانتی ہیں جنہوں نے اللہ و رسول سے خیانت کی اور ان کی امانتوں میں خیانت کی۔ وہ اللہ کی کتاب پر امین بنائے گئے تو انہوں نے تحریف کی اور (کتاب اللہ کو) بدل ڈالا۔

معلوم ہوا کہ موجودہ قرآن شیعوں کے نزدیک تحریف کیا گیا ہے۔

حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۱۴۱ میں حضرت باقرؑ سے روایت ہے۔

''خدا اور زمین سہ حرمت است، قرآن و عترت من و کعبہ کہ خانہ محترم خدا است قرآن راپس تحریف کردند و تغیر دادند و اما کعبہ راپس خراب کردند اما عترت مراپس کشتند۔''

''زمین میں اللہ کی تین چیزیں محترم تھیں۔ قرآن، عترت اور کعبہ قرآن کو ان لوگوں نے تحریف و تغیر کیا، کعبہ کو خراب کیا اور عترت کو قتل کیا۔''

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ موجودہ قرآن شیعوں کے نزدیک محرف ہے۔

سوال یہ ہے کہ پھر اصل قرآن کہاں ہے؟ اگر زمین پر اصل کتابِ الٰہی موجود نہیں تو پھر کیا نئی کتاب کی ضرورت نہیں؟ اگر نئی کتاب کی ضرورت ہے تو پھر مرزا قادیانی کو تسلیم کر لیا ہوتا۔

ظاہر ہے کہ شیعوں کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ قرآن کو بدل ڈالا گیا ہے۔ کیونکہ خدا نے خود فرمایا ہے:

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون۔

قرآن ہم نے نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

جس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا ہو تو کیا ممکن ہے کہ خدا اس کی حفاظت نہ کر سکا ہو؟ دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں قرآن حکیم کے حافظ موجود ہیں اور رہیں گے جن کے سینوں میں قرآن کی دولت محفوظ ہے۔ قرآن کی حفاظت کے لیے خدا تعالیٰ نے اہل سنت کے سینے منتخب کیے ہیں۔

[57] القرآن الکریم، ۱۵/۹

بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے۔

لحفظون ای من التحریف و الزیاة و النقص [۵۸]

تبدیل کا تحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ (ت)

جلالین شریف میں ہے:

لحفظون من التبدیل و التحیف و الزیادة و النقص۔ [۵۹]

یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم خود اُس کے نگہبان ہیں اُس سیکہ کوئی اُسے بددے یا اُلٹ پلٹ کردے یا کچھ بڑھادے یا گھٹادے۔

جمل مطبع مصر جلد ۳ ص ۵۶۱ میں ہے:

بخلاف سائر الکتب المنز لة فقد دخل فیها التحریف و التبدیل بخلف القران فانه محفوظ عن ذلک لا یقدر احد من جمیع الحلق الانس و الحن ان یزید فیه اوینقص منه حرفا واحد اد کلمة واحدة۔ [۶۰]

یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ اُن میں تحریف وتبدیل نے دخل پایا۔ اور قرآن اس سے محفوظ ہے، تمام مخلوق جن وانس کسی کی جان نہیں کہ اُس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھادیں یا کم کردیں۔

اللہ تعالیٰ سورۂ حم السجدہ میں فرماتا ہے:

وانه لکتب عزیز ○لا یاتیه لاباطل من بین ید یه و لا من خلفهتنزیل من حکم خمید○ [۶۱]

---

۵۸ انوارا التنزیل المعروف بالبیضاوی تحت آیة ان نحن نزلنا الذ کر الخ، مطبع مجتبائی دہلی، ۲/۳۰۰

۵۹ تفسیر جلالین، ،، ،، ،، ،، اصح المطابع دہلی ص ۲۱۱

۶۰ الفتوحات الالٰہیہ، ،، ،، ،، ،، مصطفٰے البابی مصر ۲/۵۳۹

۶۱ القرآن الکریم، ۴۱/۴۱ و ۴۲

بیشک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے باطل کو اس کی طرف اصلاً راہ نہیں، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے یہ اتارا ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کا۔

تفسیر معالم التنزیل شریف مطبوعہ بمبئی جلد ۴ ص ۳۵ میں ہے:

قال قتادة والسدی الباطل هو الشیطان لا یستطیع ان یغیر او یزید فیه او ینقص منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من ان ینقص منه فیأتیه الباطل من بین یدیه او یزاد فیه فیأتیه الباطل من خلفه وعلی هذا المعنی الباطل الزیادة والنقصان۔ [۶۲]

یعنی قتادہ وسُدّی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے قرآن میں کچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہ باطل کہ زیادت ونقصان ہیں قرآن آن سے محفوظ ہے، کچھ کم ہو جے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس پشت ہے۔ اور یہ کتب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ ص ۸۸ و ۸۹ میں ہے:

کان نسخ التلاوة والحکم جمیعا جائز الی حیاة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاما بعد وفاته فلا یجوز قال بعض الرافضة والملحدة ممن یتستربا ظهار الاسلام وهو قاصد الی الفساده' هذا جائز بعد وفاته ایضاو زعموا ان فی القرآن کانت آیت فی امامة علی وفی فضائل اهل البیت فکتمها الصحابة فلم تبق باندر اس زمانهم، والدلیل علی بطلان هذا القول قوله تعالیٰ ان نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون،" کذا فی اصول الفقه لشمس الائمة ملقتطا۔ [۶۳]

---

[۶۲] معالم التنزیل علی هامش الخازن، تحت آیة انه لکتاب عزیز لا یاتیه الخ (مصطفیٰ البابی مصر، ۶/۱۱۳)

[۶۳] کشف الاسرار عن اصول البزدوی، باب تفصیل المنسوخ، دار الکتاب العربی بیروت، ۳/۸۹_۱۸۸

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت وحکم دونوں کا منسوخ ہوتا زمانہ نبوی میں جائز تھا، بعد وفات اقدس ممکن نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور برے زندیق ہیں بظاہر مسانی کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں ار حقیقۃ انھیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے علاوہ بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامتِ مولا علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۴۶ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے فرماتے ہیں:

وکذلک ومن انکر القراٰن او حرفا منه اور غیر شیئا منه اوزادفیه. [۶۴]

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اُس میں سے کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ زیادہ بتائے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص ۶۱۷ میں ہے:

اعلم فی رایت فی مجمع البیان تفسیر الشیعة انه ذب بعض اصحابهم الی ان القراٰن العیاذ بالله کان زائد اعلی هذا المکتوب المقروء قد دب بتقصیر من الصابة الجامعین اعیاذ بالله لم یختر صاحب ذلک التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول فهم کافر لا نکاره الضروری. [۶۵]

---

[۶۴] الشفاء تبعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماهو مئ مقالا ت ،المطبعة الشرکة الصحافیه ۲/۲۷۴

[۶۵] فواتح الرحموت بذیل المستصفیٰ ، مسئله کل مجتهد فی المسئله الا جتهاد انخ منشورات الشریف الرضی قم ایران ۲/ ۳۸۸

یعنی میں نے طبرسی رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس قدر موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذاً باللہ اُن کے قصو سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا، جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

کفر دوم: ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ التحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے[٦٦]۔

شفاء شریف صفحہ ٣٦٥ میں انہی اجماعی کفروں کے بیان میں ہے:

---

٦٦ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثناعشریہ میں لکھتے ہیں:

"یہ لوگ حضرت علی 4 کو تمام انبیاء اور رسولوں پر فضیلت دیتے ہیں البتہ حضور > کے ہم رتبہ وہمسر کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور تمام ملائکہ اور حاملین وعرش و کرسی پر بھی ان کی برتری کے قائل ہیں اور اس معاملہ میں انتہائی مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ اس ساری تگ ودو کا راز صرف یہ ہے کہ جب کوئی اس قدر عزت ومنزلت کا معتقد ہوگا تو لامحالہ یہ بھی مان لے گا۔ کہ خلافت ان ہی کا حق تھا کہ دوسرے کو اس میں مداخلت کا حق نہیں تھا۔ حالانکہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ خلافت کا معاملہ افضلیت مرتبہ پر موقوف نہیں۔ چنانچہ عالم غیب میں حضرت جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام کے ہوتے ہوئے حضرت طالوت کو جن کا پیشہ چمڑا رنگنا تھا۔ خلافت کے لیے چنا گیا۔ اور دنیا میں حضرت شموئیل کی حیات میں منصب خلافت سے انہیں طالوت کو نوازا گیا۔ پھر زَادَہٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ "علم وجسم میں ان کو کشادگی بخشی" کے الفاظ سے ان کی مدح سرائی کی۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ امور مملکت کی انجام دہی اور معاملات حکومت کا حل وعقد اور بسط وکشاد دوسری چیز ہے اور نسبت کی شرافت و نجابت، علم کی گہرائی اور ذہن کی رسائی دوسری شے۔

وکذٰلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولہم ان الائمۃ افضل من الانبیاء.[67]

اوراسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقوطع الاسلام مطبع مصر صفحہ ۴۴ میں کلامِ شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں، ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد۲ صفحہ ۵۲۶ میں فرماتے ہیں:

ھذا کفر صریح [68]

یہ کُھلا کفر ہے۔

منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے:

ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من البنی کفر و ضلالۃ والحاد وجھالۃ.[69]

وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر وضلالت و بے دینی و جہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آکر فصل اول باب ثانی میں ہے:

واللفظ لھا ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء.[70]

---

[67] الشفاء تبعریف حقوق المصطفیٰ ،فصل فی بیان ماھو من القالات،۲/ ۲۷۵

[68] شرح الشفاء ملاعلی قاری،،،،،،،،دار الفکر بیروت،۴/ ۵۱۹

[69] منح الروض الاز شرح الفقہ الاکبر باب الولی الیہ سلغ درجۃ النبی، مصطفیٰ البابی مصر، ص ۱۲۱

[70] طریقہ محمدیہ،ان الولی لا یبلغ درجۃ النبی ا،مکتبہ حنفیہ کوئٹہ،۱/ ۸۴

بیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں [اے]۔

عدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے:

[اے] حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں

''اللہ تعالیٰ اولوالعزم پیغمبروں کے متعلق یہ بہتان لگاتے ہیں کہ وہ دن رات صبح وشام میں اپنی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے یہی التجا کرتے تھے کہ ان کو شیعانِ علی میں داخل فرمائے۔ اتنا ہی سمجھتے کہ یہ بہتان اولوالعزم پیغمبروں کی شان میں نقص وکمزوری کا پتہ دیتا ہے، کہ ان کی پیہم دعائیں بھی اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں فرمائیں۔ اور ان کو یہ تک نہیں بتایا کہ شیعانِ علی کا زمانہ ابھی آیا کہاں ہے کہ آپ لوگ قبل از وقت اور بے محل اظہارِ خواہش کی تکلیف میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

اس ذیل میں اہل سنت کی ضعیف روایات بھی سامنے لاتے ہیں جو شیعانِ علی کی مدح میں وارد ہیں۔ اول تو ان روایات کی صحت ہی امکان سے دور ہے۔ پھر اپنے اوپر یا اپنے بیسوں پر لفظِ شیعہ کا اطلاق کرنا بھی دعویٰ بلا دلیل ہے، اس لیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صحیح شیعہ تو اہلِ سنت ہی ہیں وہی آں جناب رضی اللہ عنہ کی روش پر چلتے ہیں اور کسی کے لیے باعثِ آزار نہیں۔ ہر ایک کو نیکی اور بھلائی سے یاد کرتے ہیں۔ عقائد و اعمال میں قرآن وحدیث کا اتباع کرتے ہیں اور سیرت میں آپ کی پیروی۔

ہم صفحاتِ ماسبق میں تفصیل سے بتا چکے ہیں کہ شیعانِ علی کا لقب دراصل ان شیعانِ علی کے ساتھ خصوص تھا جو اہلِ سنت کے پیشوا ہیں۔

پھر جب رفتہ رفتہ جھوٹے، بناوٹی دعویدار اُٹھ کھڑے ہوئے تو ان بزرگوں نے اصل لقب پر تین حرف بھیجے اور اس کو اپنے لیے ترک کردیا۔ اور ان کی جگہ اہلِ رفض واباحت اور زندیقوں نے اس کو اپنے لیے طرۂ امتیاز بنالیا۔ اور جب یہ قیمتی لقب رذیل لوگوں کے ماتھے کا جھومر بنا تو اہلِ سنت نے اگر اس کو ترک کردیا تو تعجب کی کیا بات ہے کیونکہ اب یہ عزت وشان کا مظہر نہیں رہا تھا بلکہ رذالت وکم بستگی کی نشانی بن گیا تھا۔

التفضیل علی بنی تفضیل علی کل نبی۔ [2]

کسی غیر نبی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے۔

شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص ۶۵ پھر طریقہ محمدیہ وحدندیہ ص ۲۱۵ میں ہے:

واللفظ لهما (تفضيل الول على النبى) مرسلا كان اولا (كفر و ضلال كيف و هو تحقير النبى) بالنسبة الى الولى (وخرق الاجماع) حيث اجمع المسلمون على فضيلة البنى على الولى الخ باختصاره [3]

ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر وضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے الخ اختصاراً۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد اصفحہ ۱۷۸ میں ہے:

النبى افضل من الولى وهو مر مقطوع به والقائل بخلافهٗ كافر لا نه معلوم من الشرع بالضرورة۔ [4]

نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

روافض کے مجتہدان حال نے اپنے فتووں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے [5]۔

یہ فتویٰ ارسالہ تکملہ رد روافض و رسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق

۲؎ الحديقة الندية شرح الطريقة المحمديه والا ستخفاف بالشريعة كفر ،مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ۳۱۵/۱

۳؎ ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ۳۱۶/۱

۴؎ ارشاد الساری، كتاب العلم باب امايستحب للعالم اذاسئل اى الناس اعلم دار الكتاب العربی بیروت، ۲۱۴/۱

۵؎ اور آج کے مجتہد حال اپنے کفروں میں کئی ہاتھ آ گے ہیں۔

سیتا پور ۱۲۹۳ھ و ۱۸۷۶ء میں مفصل مزکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتوی (۱) : چہ می فرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفےٰ علی مرتضی علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ست یانہ؟ بینوا توجروا۔

فتوی (۲) کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ میں کہ ولی مصطفےٰ علی مرتضی علیہ السلام ماسوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے باقی تمام انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ بینواتوجروا۔

الجواب : افضل ست واللہ یعلم. العالم ۱۲۸۳ الراقم میر آغا عفی عنہ

الجواب : افضل ہیں، اللہ جانتا ہے (ت) ہوالعالم ۱۲۸۳ الراقم میر آغا عفی عنہ

فتوی (۲) : چہ میفرمایند دریں مسئلہ کہ درکلام مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یانہ؟

فتوی (۲) آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں امیر علیہ السلام کی مدح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟

جواب : ایں امر بر سبیل جزم وقطع ثابت نیست لیکن متحمل ست ۔ واللہ یعلم. ہوالعالم ۱۲۸۳ الراقم میر آغا عفی عنہ

جواب : یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں تاہم احتمال ہے، اللہ جانتا ہے۔ ہوالعلم ۱۲۸۳ الراقم میر آغا عفی عنہ

فتوی (۳) : مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضےٰ از سائر انبیاء افضل ست یانہ؟

فتوی (۳) دوسرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضےٰ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؟

جواب : البتہ مراتب ائمہ ہدیٰ از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوالعزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و رتبۂ جناب امیر نیز۔ سید علی محمد ۱۲۶۳

جواب: البتہ ائمہ ہدیٰ کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیادہ تھا اور رتبہ جناب امیر کا بھی۔ سید علی محمد ۱۲۶۳

فتویٰ (٤) : مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ؟

فتویٰ (٤): ساتواں مسئلہ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف ار کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟

جواب: تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و ہمچنیں نقصان بعضی آیات واردہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلو قرائن بسیار و آثارات بیشمار۔ سید علی محمد ۱۲۶۳

جواب: قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب ایات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرائن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔ سید علی محمد ۱۲۶۳

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو کا ہوتے ہیں [٦] اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدین کے قبول سے اُسے چارہ نہیں [٧] اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتویٰ

---

٦ ؎ یعنی پہلی بات تو یہ کہ عام طور پر روافض اپنے مجتہدوں کی پیروی کرنے والے ہوتے ہیں۔

٧ ؎ اور اگر ہم غلط ہی فرض کر لیں کہ کوئی رافضی خالی الذہن ہے تو بھی ان کے پاس بغیر مجتہد کی بات سنے گزارا نہیں۔

بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہو گا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا[۷۸] بلکہ اُنھیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا[۷۹] اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے[۸۰]۔

شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انھیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے:

ولھذا لکفر من لم یکفر مندان بغیر ملة المسلمین من الملل الووقف فیھم اوشک اوصحح مزھبھم وان اظھر مع ذلک الاسلام واعتقده واعتقد ابطال کل مذھب سواه فھو کافر باظھا ره بھا ظھر من خلف ذلک۔[۸۱]

ہم اسی وسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مرھب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ

۷۸ یعنی اگر کوئی رافضی بفرضِ محال اپنے مجتہدوں کی بات نہ بھی مانے تو کم از کم اتنا تو ہے ہی کہ اپنے بڑوں کو کافر نہ کہے گا۔

۷۹ یعنی انہیں باعزت جانے گا۔

۸۰ یعنی تمام سنیوں کا نعرہ کافر کافر رافضی کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر۔ اور ڈاکٹر طاہر منہاجی امام باڑے میں جاکر تقریر کرے کہ "شیعہ سنی بھائی بھائی" رہے پھر بھی مسلمان، منہاجیو کچھ تو غور کرو تمہارا لیڈر مذہبی لیڈر نہیں بلکہ ایک سیاستدان ہے جو ہوا کا رخ دیکھ کر پینترا بدل لیتا ہے۔
اسی طرح یہ جعلی ڈاکٹر کہتا ہے کہ:
"جو ملا طوانان شیعہ سنی کو دو کردے اسے دو کردو"
سنیو! تم ہی بتاؤ کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ جعلی ڈاکٹر اعلیٰ حضرت کو ملا طوانان کہہ دیا ہے اور اعلیٰ حضرت کو دو کردینے کی بات کررہا ہے۔ سنیو جو اعلیٰ حضرت کو دو کرنے کی بات کرے تم اس کو چار کردو۔

۸۱ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعة اشرکة الصحافیة ص ۲۷۱

کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاوٰی بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ اور درر وغرر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاوٰی خیریہ جلد اول صفحہ ۹۴، ۹۵ اور درمختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ [۸۲]

جو اس کے کفر عذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی، علامہ نوح آفندی وشیخ الاسلام عبداللہ آفندی وعلامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام وعلامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں:

ھٰؤلاء الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر ومن توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم [۸۳] اھ مختصرا۔

یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے اھ مختصراً۔

علامۃ الوجود مفتی ابو السعود اپنے فتاوٰی پھر علامہ کواکبی شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں:

اجمع علماء الاعصار علی ان من شک فی کفرھم کان کافرا [۸۴]

---

۸۲ درمختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۳۵۶

۸۳ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوٰی حامدیہ، باب الردۃ والتعذیر، ارگ بازار قندھار افغانستان، ۱/۱۰۲-۱۰۳

۸۴ ،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،، ۱/۱۰۵

تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

تنبیہ جلیل: مسلمانو! اصل مدار ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب ان کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر[۸۵] مثلاً عالم بجمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان و زمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ **مقامع الحدید علی خدا لمنطق الجدید ۱۳۰۴ھ** میں مذکور تو وجہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دن سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔ اعلام امام ابن حجر ص ۱۷ میں ہے:

زاد النووی فی الروضۃ ان الصواب تقیدہ بما اذا جحد مجمعاً علیہ یعلم من الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ نص ام لا[۸۶]

علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات سالام سے ہونا بالاجماع معلوم ہو اس میں کوئی نص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی[۸۷] اور شک نہیں کہ

---

۸۵ ایمان ضروریات دین کو دل سے ماننے کا نام ہے اور ضروریات دین روشن اور ظاہر ہین جیسا کہ پیچھے "بہارِ شریعت" کے حوالے سے گزر چکا لہٰذا ڈاکٹر اور اس کی جماعت کے دیگر منہاجی اس سلسلے میں نص قطعی نہ مانگیں اور رافضیوں کے کافر ہونے کا اقرار کریں ورنہ وہ اصول بیان کریں جس کے تحت بندہ دائرہ اسلام سے نکل کر کافر ہو جاتا ہے۔

۸۶ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ استنبول ترکی، ص ۳۵۲

۸۷ یعنی ضروریاتِ دین کے انکار کرنے والے سے اس انکار کی تاویل نہیں سنی جائے گی۔ یہاں ہم اس طرف توجہ دلائیں کہ ڈاکٹر طاہر منہاجی نے اپنے ایک بیان

قرآن جو بحمداللہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمین بلاکم دکاست میں ان کے ایمان انکے اعتقادان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا ہر نقص وزیادت وتغییر وتحریف سے مصئون ومحفوظ، اوراس کا وعدہ صادقہ ''انالہ لحافظون'' میں مراد وملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص وتحریف سے محفوظ نہیں، ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے ۸۸

میں کہا کہ:

''اپنی تمام مساجد کے دروازے مسیحی عوام کے لیے کھول دیے وہ یہاں عبادت کر سکتے ہیں''

اب علمائے اہلسنت عوام اہلسنت اور تمام منہاجی اس بیان پر غور کریں کہ ڈاکٹر طاہر منہاجی عیسائیوں کو مسجد میں عبادت کی دعوت دے رہے ہیں اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ عیسائیوں کی عبادت صلیب کی تعظیم ہے جو کہ کفر کی علامت ہے تو علمائے اہلسنت ہی بتائیں کہ مسجد میں صلیب کی تعظیم کرانے والے پر کیا حکم لگے گا۔

نوٹ: یہاں اس بات کو ضرور مدنظر رکھا جائے کہ جن فقہانے عیسائیوں کو مسجد میں آنے کے جواز میں لکھا ہے انہوں نے بھی عیسائیوں کو مسجد میں عبادت کرنے کے لیے بلانے کے جواز کا حکم نہیں دیا لہٰذا منہاجیوں کے اس دھوکے میں ہرگز نہ آئیں کہ فلاں فقیہ نے عیسائیوں کے مسجد میں آنے کے جواز میں لکھا ہے یعنی ان کا آنا اور ہے اور ہمارا بلانا اور۔عبادت کے لیے بلانا اور لہٰذا منہاجیوں سے پوچھا جائے ۱۴۰۰ سو سال کے کتنے علماء نے عیسائیوں کو مسجد میں عبادت کے لیے بلایا اگر سچے ہو تو نام پیش کرو نیز یہ بھی تو بتاؤ کہ عیسائیوں کے بعد یہودیوں کو مسجد میں کب بلا رہے ہو؟

۸۸ رافضیوں نے ایک وہم پال رکھا ہے کہ حضرت امام مہدی 14 اصل قرآن لیے ایک غار میں بیٹھے ہیں کہ جب چالیس شیعان ہو جائیں گے تو وہ اصل قرآن لے کر آجائیں گے لیکن ان کے امام مہدی اتنے بے خبر ہیں کہ جانتے ہی نہیں کہ ان کی

''انالہ لحافظون'' کا مطلب یہ ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسی محرف مبدل ناقص ناکمل پر کرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو

ع برائے نہادن چہ سنگ وچہ زر

(رکھے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ت)

کی کھوہ میں چھپائیں گے، گویا''حافظون'' بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بندل جائے مگر علم الٰہی ولوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے، حالانکہ علم الٰہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی، پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔توریت وانجیل درکنار، مہمل سے مہمل ردی سی ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہوگئی ہو علم الٰہی ولوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے، ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مقابل نہ مسموع ہوں، نہ ان سے کفر وارتداد اصلا مدفوع ہوں[۸۹] ان کے حالت وہی ہے جو نیچریہ نے آسمان کو بلندی جبرئیل وملائکہ کو قوت خیر، ابلیس وشیاطین کو قوت بدی، حشر ونشر وجنت ونار کو محض روحانی نہ جسدی بنالیا[۹۰] قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین[۹۱] ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے

تعداد چالیس سے زیادہ ہوچکی ہے۔یہ ۱۵ شعبان کو بالخصوص اور عام دنوں میں بالعموم سمندر میں خط ڈال کر اپنے امام مہدی کو بلاتے ہیں لیکن نہ وہ آتے ہیں نہ ان کا قرآن آتا ہے۔

۸۹ جاہلوں کی جاہلانہ تاویلیں ان سے حکم کفر وارتداد کو نہ ہٹائیں گے۔

۹۰ نیچریہ نے ہر چیز کو اپنی عقل پر پرکھا ہے اور اپنی گندی عقل کے کہنے پر ہر چیز کی تاویل کردی۔جیسے انہوں نے فرشتوں کو نیکی کی قوت کہا اور بدی کی قوت کو شیطان کہا اور فرشتوں اور شیطان کا انکار کیا اسی طرح اپنی تاویلات سے ہر ضرورت دینی کا انکار کردیا۔

۹۱ مرزا غلام احمد قادیانی خاتم النبیین کے معنی افضل نبی کرتا ہے یعنی خاتم النبیین

بدل دیا، ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام وایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں، بت پرست لاالٰہ الااللہ کی تاویل کرلیں گے کہ یہ افضل واعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ت) وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات وشفا ہے و باللہ التوفیق والحمد للہ رب العلیمن۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں انکے ہاتھ کا ذبیحہ مراد ہے[۹۲] ان کے

کے معنی یہ کرتا ہے کہ نبوت نبی کریم ﷺ پر ختم ہے مطلب ان جیسا کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا تو اگر اس کی جھوٹی تاویل سن لی جائے (معاذ اللہ) تو ایمان کا تو کباڑا نکل جائے۔

۹۲ مرتدین کے احکام "بہار شریعت" سے ملاحظہ فرمائیں:

کفر وشرک سے بدتر گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت واعمال پر بھروسہ نہ چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے۔ وہ دعا یہ ہے:

ساتھ مناکت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ"

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل کی صحیح گنجائش نہ ہو۔ یونہیں بعض افعال ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

مسئلہ: جو بطور تمسخر اور ٹھٹھے کے کفر کرے گا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں۔

(درمختار)

مسئلہ: کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائیگی ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا کہ میری مراد یہی تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضروری نہیں۔

(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ: آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے۔ کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انہیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے۔ اس کو ان لوگوں نے یہ بنالیا۔ ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ "ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا" یہ بھی غلط ہے۔ قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔

"قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ"

(۱۰۹:۱)

اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو نہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا۔ خاتمے کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں۔ مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا، اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ:

''ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں''

مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہوں گے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علماء نے انہیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتائے پر کیوں چلتے۔ نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علماء ہی جانیں عوام جو علماء کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے۔ پھر ایسے معاملے میں پہلوتہی اور اعراض کے کیا معنی۔

مسئلہ: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی تو کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

مسئلہ: کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔

مسئلہ: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔ یونہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے گا اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے۔ بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل

جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پ

کرڈالنا مکروہ ہے۔

(درمختار)

مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کرڈالنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا تو ملک میں طرح طرح کے فساد ہوں گے اور فتنے کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امنِ عامہ میں خلل پڑے گا لہٰذا ایسے شخص کو ختم کردینا ہی مقتضائے حکمت تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا۔ ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں۔ ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن وحدیث میں ارشاد ہوئی۔ اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا وآخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں۔ سلام وکلام ترک کردیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کردیں۔ گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں۔ واللہ الموفق۔

مسئلہ: کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہوگیا۔ ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری ونفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے اور اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سؤر کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے

توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔

مسئلہ: مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرتے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ کے ہے اگرچہ گواہانِ عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کرلی لہٰذا قتل نہ کیا جائے گا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہوں گے۔ مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے، جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت ہو جائیں گے۔ حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔

(درمختار، بحرالرائق)

اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے۔ جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی شان پاک میں سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ کی حضور اقدس ﷺ کی شانِ رفیع میں کلماتِ دشنام استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذابِ آخرت سے بھی ان شاء اللہ ربانی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے

ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کیلئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ

کہ کفر وشرک سے کو مٹا دیتی ہے۔ مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خدا کو محبوب اس کے محبوبوں کو پسند، تمام عقلاء کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہو گئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔

(درمختار)

مسئلہ: اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہو گیا اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علماء کافر بتاتے ہیں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

(درمختار)

مسئلہ: عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہو گیا تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: عورت مرتد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہو سکتا کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔

(درمختار)

مسئلہ: مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا، نہ مسلمہ سے، نہ کافرہ سے، نہ مرتدہ سے، نہ حرہ سے، نہ کنیز سے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: مرتد کا ذبیحہ مردار ہے۔ اگرچہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔ یونہیں کتے یا

باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سُنی تو سُنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر

باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے اگرچہ چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔
(عالمگیری)

مسئلہ: مرتد کسی معاملے میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: ارتداد سے مِلک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک و اموال تھے سب اس کی مِلک و اموال تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائے گا اور کفر پر ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو زمانہ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اولاً ان دیون کو ادا کریں گے جو زمانہ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانہ ارتداد کے دیون ادا کریں گے اس کے بعد جو بچے وہ فئے ہے۔
(ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ: عورت کو طلاق تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہو گی۔
(تبیین)

مسئلہ: مرتد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لحاق یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دیدیا تو اس کے مدبر اور ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعادی تھے ان کی میعاد پوری ہو گئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دین واجب الادا ہو گئے اور زمانہ اسلام میں جو کچھ وصیت کی تھی وہ سب باطل ہے۔
(فتح القدیر)

مسئلہ: مرتد ہبہ قبول کر سکتا ہے۔ کنیز کو ام ولد کر سکتا ہے یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانہ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچے کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے لہٰذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائے گی۔
(عالمگیری)

کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ

مسئلہ: مرتد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے انتقال ملک کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے انتقال ملک کر چکے اس میں کچھ نہیں ملے گا۔

(عالمگیری)

تنبیہ: زمانہ حال میں جو لوگ باوجود ادعائے اسلام کلمات کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال وافعال کا بیان بہارِ شریعت حصہ اول میں گزرا یہاں چند دیگر کلماتِ کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر، وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان وکفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یونہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ ومعصیت کو اسلام کہتا۔ کافر ہے۔ یونہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: اگر یہ کہا کہ خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یونہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔

(عالمگیری)

حصہ نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت

مسئلہ: کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔

(خلاصۃ الفتاوی)

یونہیں ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

مسئلہ: خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم، یہ کلمہ کفر ہے۔

(خانیہ)

مسئلہ: کسی سے کہا گناہ نہ کر ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصے میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کر سکتا اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے۔ یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ: کسی سے کہا ان شاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر ان شاء اللہ کروں گا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کیے کرتا ہوں یہ کفر ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا ایسا کہنا کفر ہے۔

(عالمگیری)

حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا:

کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہوکر پھر بھی انھیں

كَادَ الْفَقْرَانُ يَكُوْنُ كُفْرًا

'محتاجی کفر کے قریب ہے'

کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ: اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبدالخالق یا عبدالرحمٰن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔

(بحرالرائق

مسئلہ: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کر رہا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کی یاد کرتا ہے۔

(عالمگیری

اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ لا الٰہ پڑھتا ہے یہ بہت قبیح ہے کہ نفی محض ہے جس کا مطلب یہ ہوا کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔

مسئلہ: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء میں آخری نبی نہ جانے یا حضور کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یونہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا

مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود

کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔

مسئلہ: اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔

(عالمگیری

مسئلہ: حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی شان پاک میں سب و شتم کرنا، تبرا کہنا یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔

(عالمگیری وغیرہا

حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

مسئلہ: دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یونہیں جبرائیل یا میکائیل یا کسی فرشتے کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

مسئلہ: قرآن کی کی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

(٤:١٠٢)

جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کر و یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے

کافر بے دین ہے، اور اُس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو اُن کیلئے مذکور

جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی

(٢٩:٤٥)

مسئلہ: کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ: اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچار کھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: روزۂ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے، یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ: علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وہ سے کہ عالم دین ہے کفر ہے۔ یونہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔

(عالمگیری)

یونہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتوے کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ: کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملے میں یہ حکم ہے اس نے

ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوی کو بگوش ہوش سنیں۔ اور اس پر عمل

کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوسرے نے کہا لاحول کا کیا کام ہے یا لاحول کو میں کیا کروں یا لاحول روٹی کی جگہ کام نہ دے گا۔ یونہیں سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار یہ کفر ہے۔ یونہیں مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کرے گا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے۔

مسئلہ: مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسے کرے یونہیں کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔

(خانیہ)

مسئلہ: ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یونہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یونہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔

(بحر الرائق)

کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں [۹۳]

وبا للہ التوفیق واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتب عبدہ المذنب

احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد ا المصطفےٰ الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد سنی حنفی قادری عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے۔ کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے ہیں اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ شیطان گمراہ کردے گا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ پھر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اے اللہ تو ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَ صحبہٖ اَجمعِین وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ

۹۳ یعنی ہر سنی مسلمان پر فرض ہے کہ وہ رافضیوں سے دور رہیں اور ان سے تعلق نہ رکھیں۔

رسالہ

الادلالة الطاعنه فی اذان الملا عنه

(ملعونوں کی اذان[94] کے بارے میں نیزے چبھونے والے دلائل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۱۸۳: از انجمن محب اسلام مرسلہ مولوی صاحب صدر انجمن ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ

ملعونوں کی اذان

ف: روافض کے طور پر حضرت مولیٰ علی معاذ اللہ بزدل تارک حق مطیع باطل ٹھہرے

۹۴ ملعونوں کی اذان سے متعلق علامہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''فقہ جعفریہ'' سے ایک مقالہ سمجھنے والوں کے لیے حاضر ہے۔

اذان

''اذان شعائر اسلام میں سے ہے۔ اور اس کے الفاظ بارگاہِ رسالت سے حاصل شدہ ہیں۔ کسی کو اپنی طرف سے کمی بیشی کی اجازت نہیں ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو اذان کے ان الفاظ میں زیادتی یا کمی کرے وہ بدعتی بلکہ لعنتی ہے اس بات سے تمام واقف ہیں کہ اذان کے الفاظ اہل تشیع نے چند الفاظ زیادہ مقرر کر رکھے ہیں۔ مثلاً

محمد و آل محمد خیر البریة، اشهد ان علیاً ولی الله، اشهد ان علیاً امیر المؤمنین حقا۔

اگر ان سے اس بارے میں عام آدمی گفتگو کرے تو کہتے ہیں:

''تمہاری اہل سنت کی اذان میں نہ اہل بیت کا ذکر ہے اور نہ ہی تم علی ولی اللہ کہہ کر ان کی ولایت کا اقرار کرتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے تمہارے دل میں نہ اہل بیت سے محبت ہے اور نہ ہی حضرت علی المرتضیٰ کو ولی اللہ کہنا گوارا کرتے ہو۔''

لیکن یہ ان کا فریب اور دھوکہ ہے ان کی اذان کے زائد الفاظ جو تقریباً آٹھ کلمات

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ بالفعل اہل

بنتے ہیں ان کو بہت بعد میں اذان میں شامل کیا گیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانے سے حضرت موسیٰ بن جعفر کے زمانے تک وہی اذان ہوتی تھی جو اہلِ سنت دیتے ہیں اور اسی کا حکم ائمہ اہل بیت دیتے رہے۔ ثبوت ان ہی کی کتابوں سے ملاحظہ فرمائیں:

وسائل شیعہ

عَنْ موسیٰ بِنْ جَعْفَرَ عَنْ اٰبَائِهٖ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فِیْ حَدِیْثِ تَفْسِیْرِ الْاَذَانِ اَنَّهٗ قَالَ فِیْهِ. اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ،

(وسائلِ شیعہ ج ٤ ص ٦٤٧ ابواب الآذان من لا یحضرہ الفقیہ ج ١ ص ١٨٨ فی الاذان والاقامة)

ترجمہ: جناب موسیٰ بن جعفر اپنے آباء و اجداد کے ذریعہ سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اذان کی تفسیر میں حدیث بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ اَللّٰهُ اَکْبَر چار مرتبہ، اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ دو مرتبہ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ دو مرتبہ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ دو مرتبہ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ، اَللّٰهُ اَکْبَر دو مرتبہ اور ایک مرتبہ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ

نوٹ: وسائل شیعہ کی مذورہ روایت جو امام کاظم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ اس میں انہوں نے اپنی ذات سے لے کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک تمام ائمہ کی یہی اذان بیان کی یعنی موسیٰ کاظم، امام جعفر صادق، امام محمد باقر، اما زین العابدین، امام حسین، امام حسن، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

لگاتار سات ائمہ اہل بیت کی یہ اذان تھی اور یہی اذان اہل سنت کہتے ہیں۔ اب

تشیع نے اپنی اذان وغیرہ میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی نسبت کلمہ خلیفہ رسول

میں ان آٹھ کلمات کا نام ونشان نہیں ہے جو اہل تشیع نے اپنی اذان میں زائد کر لیے ہیں۔ اس سے اہل تشیع کا وہ دھوکہ بھی کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ سنیوں کو چونکہ اہل بیت سے محبت نہیں اس لیے وہ اذان میں ان کا نام نہیں لیتے بلکہ یہ الزام تو خود ان کے سر آتا ہے۔ کہ جن ائمہ کے تم فدائی اور شیدائی کہلاتے ہو ان کی اذان کو تم نے انہی الفاظ سے کہنا قبول نہ کیا۔ بلکہ اپنی طرف سے اس اس میں چند کلمات داخل کر لیے۔ ائمہ اہل بیت سے مروی اذان وہی ہے جو ہم اہل سنت دیتے ہیں۔ اس لیے ان کے صحیح جانشین اور پیروہم ہیں نہ کہ تم۔ وسائل الشیعہ میں مذکور کلماتِ اذان کے متعلق جب ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو تیم کی طرح یہاں بھی ''تقیہ'' کی رٹ لگاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت علی المرتضٰی 4 کو اپنے دورِ خلافت میں ''تقیہ'' کی کیا ضرورت تھی۔ شیر خدا ہوں اور خلیفہ وقت بھی ہوں اور حق کے اظہار کے متعلق سب ایک طرف اور آپ تنہا ایک طرف تب بھی کوئی ہچکچاہٹ نہ فرمائیں۔ اس کے باوجود اہل تشیع ان پر ''تقیہ'' کا الزام لگا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے بعد امام حسن وحسین جو حق کی سربلندی کی خاطر قربان ہو گئے ناقابلِ یقین ہے کہ وہ اذان کے الفاظ میں ''تقیہ'' کریں۔ پھر اصل و اصولِ شیعہ ص۵۲ کے تاریخی حوالے سے امام جعفر صادق 4 کا زمانہ شیعیت کے فروغ کا سنہرا زمانہ تھا۔ اس میں ''تقیہ'' کی کیا ضرورت۔ ان حقائق کی روشنی میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اذان کے الفاظ وکلمات وہی ہیں جو ان ائمہ سے مروی ہیں۔ جو یہ خود اپنے اپنے دور میں کہتے رہے۔ اب ذرا اپنوں کی بھی سن لو ان زائد کلمات اذان کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں۔

اذان میں زیادتی کرنے والا گنہگار ہے المبسوط

فاما قول اشهد ان علیا امیر المؤمنین و آل محمد خیر البریة علی ما ورد

اللہ بلا فصل کہنا اختیار کیا ہے۔پس اہلسنت کو اس کلمہ کا سننا بمنزلہ سننے تبرا کے ہے

فِیْ شَوَاذِ الْاَخْبَارِ فَلَیْسَ بِمَعْمُوْلٍ عَلَیْهِ فِی الْاَذَانِ وَ لَوْفَعَلَهُ الْاِنْسَانُ یَأْثِمُ بِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَیْسَ مِنْ فَضِیْلَةِ الْاَذَانِ وَلَاکَمَالٍ

(المبسوط. ج۹۹۰ مطبوعہ تہران طبع جدید

ترجمہ: اذان میں یہ کہنا، اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور آل مُحَمَّد خَیْرُ الْبَرِیَّةِ جیسا کہ شاذ اخبار میں آیا ہے۔ ان کے کہنے پر کوئی کاربند نہیں ہے۔اور اگر کوئی شخص اذان میں یہ کلمات کہتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا۔علاوہ ازیں یہ کلمات اذان کی فضیلت اور کمال میں سے بھی نہیں ہیں۔

اللمعة الدمشقيه

فَهٰذِهٖ جُمْلَةُ الْفُصُوْلِ الْمَنْقُوْلَةِ شَرْعًا وَّ لَا یَجُوْزُ اِعْتِقَادُ شَرْعِیَّةِ غَیْرِ هٰذِا الْفُصُوْلِ فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ کَالتَّشَهُّدِ بِالْوَلَایَةِ لِعَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامِ (وَاَنَّ مُحَمَّدً وَّاٰلِهٖ خَیْرُالْبَرِیَّةِ) اَوْخَیْرُ الْبَشَرِ (وَاِنْ کَانَ الْوَاقِعُ کَذَالِکَ) فَمَا کُلَّ وَاقِعٍ حَقًّا یَجُوْزُ اِدْخَالُهٗ فِی الْعِبَادَاتِ الْمُوْظَفَّةِ شَرْعًا الْحُدُوْدَةِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَکُوْنَ اِدْخَالُ ذَالِکَ فِیْهَا بِدْعَةً وَتَشْرِیْعًا

(اللمعة الدمشقیة. الفصل الثالث فی کیفة الصلوٰۃ ج۱۰ ص۲۴۰ مطبوعہ تہران)

ترجمہ:

مذکورہ اذان جو کہ اہل سنت کی اذان کے مطابق ہے۔یہی شرع میں منقول ہے۔ اس کے علاوہ زائد کلمات کا شرعی طور پر درست سمجھنا جائز نہیں ہے۔ چاہے وہ اذان میں ہوں یا اقامت میں جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ کی ولایت کی گواہی کے الفاظ اور محمد و آل کے خیر البریۃ اور خیر البشر ہونے کے الفاظ ہیں۔اگر چہ جو کچھ ان کلمات میں کہا گیا ہے۔ وہ واقعہ درست ہے لیکن ہر وہ بات جو واقع کے مطابق بھی اور حق ہو اسے ایسی عبادات میں داخل کر لینا جو شرعی وظیفہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ان کی حد بندی کی گئی ہو جائز نہیں ہو جاتا۔ لہٰذا ان کلمات کا اذان میں داخل کرنا بدعت ہے اور ایک نئی شریعت بنانا ہے۔

وسائل شیعہ

وَقَالَ الصَّدُوْقُ بَعْدَ مَا ذَكَرَ حَدِيْثَ اَبِيْ بَكْرِ الْحَضْرَمِيْ وَ كُلَيْبِ الْاَسَدِيْ هٰذَا هُوَ الْاَذَانُ الصَّحِيْحِ لَا يَزَادُ فِيْهِ وَ لَا يَنْقَصُ مِنْهُ وَالْمُفَوِّضَةُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ قَدْ وَضَعَهُ اَخْبَارًا وَ زَادُوْ بِهٖ فِي الْاَذَانِ مُحَمَّدٍ وَ الِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مَرَّتَيْنِ وَ مِنْهُمْ مَنْ رَوىٰ يَدَلَ ذَالِكَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا مَرَّتَيْنِ وَلَا شَكَّ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَ اَنَّهٗ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا وَاَنَّ مُحَمَّدًا وَ آلَهٗ خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَ لٰكِنَّ ذَالِكَ لَيْسَ فِيْ اَصْلِ الْاَذَانِ وَ اِنَّمَا ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِيُعْرَفَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ الْمُتَّهِمُوْنَ بِالتَّفْوِيْضِ الْمُدَلِّسُوْنَ اَنْفُسَهُمْ فِيْ جُمْلَتِنَا اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ۔

(وسائل الشیعہ ج ۴ ص ۶۴۸ کتاب الصلوٰۃ باب الاذان)

(من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۸۸ باب الاذان والاقامۃ)

ترجمہ:

ابوبکر حضرمی اور کلیب اسدی کی حدیث ذکر کرنے کے بعد شیخ صدوق نے کہا یہی (یعنی اہل سنت والی) اذان صحیح اذان ہے نہ اس میں زیادتی کی گئی ہے اور نہ اس سے کچھ الفاظ کم کیے گئے ہیں۔ اور گروہِ مفوضہ (اللہ کی ان پر لعنت ہو) نے بہت سی روایات گھڑیں۔ اور ان کی بنا پر انہوں نے اذان میں "محمد و آل محمد خیر البریۃ" کے الفاظ دو مرتبہ کہنے کے لیے بڑھا دیے۔ اور ان کی بعض میں، اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد اشھد ان علیا ولی اللہ دو دفعہ ذکر کیا گیا ہے۔ ان مفوضہ میں سے بعض نے ان الفاظ کی بجائے یہ روایت کیے ہیں۔ اشھد ان علیا امیر المؤمنین حقا، یہ بات یقینی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ 4 "ولی اللہ" ہیں اور سچے امیر المومنین ہیں۔ اور محمد و آل محمد خیر البریۃ ہیں لیکن یہ الفاظ اصل اذان میں نہیں ہیں۔ میں

(بیان کرو تا کہ اجر پاؤ۔ت)

نے یہ الفاظ اس لیے ذکر کیے ہیں تا کہ ان کی وجہ سے وہ لوگ پہچانے جا سکیں جو مفوضہ ہونے کی ایجی اور تہمت لیے ہوئے ہیں۔ اور اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو ہم اہل تشیع میں سے شمار کرتے ہیں۔

فقہ امام جعفر صادق

ثَبَتَ بِالْاِجْمَاعِ اَنَّ الْاِمَامَ الصَّادِق عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُؤَذِّنُ هٰكَذَا. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ، حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،

وَاتَّفَقُوْا جَمِيْعًا عَلٰى اَنَّ قَوْلَ (اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ) لَيْسَ مِنْ فُصُوْلِ الْاَذَانِ وَ اَجْزَائِهٖ وَاَنَّ مَنْ اَتٰى بِهٖ بِنِيَّةِ اَنَّهٗ مِنَ الْاَذَانِ فَقَدْ اَبْدَعَ فِي الدِّيْنِ وَ اَدْخَلَ فِيْهِ مَاهُوَ خَارِجٌ عَنْهُ.

(فقه امام جعفر صادق مصنفه، محمد جواد مغنيه، ج ۹، ص ۱٦٦، مطبوعه قم ایران طبع جدید)

ترجمہ:

بالاجماع ثابت ہے کہ امام جعفر صادق 4 یوں اذان دیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُ اَكْبَر چار مرتبہ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو مرتبہ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ دو مرتبہ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَر دو مرتبہ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ''اشہد ان علیا ولی اللہ'' کلمات اذان اور اس کے اجزاء میں سے نہیں ہے اور اس پر بھی کہ جو شخص ان الفاظ کو اس نیت سے کہتا ہے کہ یہ بھی اذان میں شامل ہیں تو

الجواب

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد

اس نے دین میں بدعت نکالی اور وہ بات دین میں داخل کردی جو اس

لمحہ فکریہ

کتب شیعہ کے مذکورہ حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ:

i حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے لے کر امام موسیٰ کاظم تک کلمات اذان وہی تھے جو اب اہل سنت کی اذان کے ہیں۔

ii اشہد ان علیاً ولی اللہ اور محمد وآل محمد خیر البریۃ کے الفاظ ایسی روایات میں مذکور ہیں جو شاذ ہیں۔

iii ان دونوں زائد کلمات کو کہنے والا گنہگار ہے۔

iv حضرت علی المرتضیٰ کا ''ولی اللہ'' ہونا اور محمد وآل محمد کا خیر البریۃ ہونا واقعۃً درست ہے۔

v لیکن ان الفاظ کا کلمات اذان میں شامل کرنا بدعت اور نئی شریعت گھڑنا ہے۔

vi علی ولی اللہ، محمد وآل محمد خیر البریۃ کے الفاظ میں مفوضہ نے داخل کیے جو ملعون ہیں۔

ان امور کو مدنظر رکھ کر اس دور کے اہل تشیع کی اذان کے الفاظ پر غور کریں اور ان میں دیکھیں کہ کیا کیا الفاظ زیادہ ہیں ان زیادہ الفاظ کی وجہ سے انہوں نے ائمہ اہل بیت کی اذان کو من وعن قبول نہ کر کے اپنی مرضی کی شریعت گھڑی اور اس بدعت کی بنا پر وہ گنہگار ہوئے اور اپنے آپ کو مفوضہ نامی ملعون فرقے میں سے شمار کرالیا۔ یہ سب باتیں ہم نے اپنی طرف سے اگر کہی ہوتیں۔ تو پرواہ نہ کی جاتی۔ لیکن یہ باتیں حضرات ائمہ اہل بیت اور شیعہ مجتہدین کی ہم نے نقل کی ہیں۔ اب ان کی محبت کا دعویٰ کرنے والے اور ان کے ارشادات کو شریعت سمجھنے والے اپنے بارے میں خود فیصلہ کرلیں کہ۔ وہ اپنے دعویٰ میں کہاں تک سچے ہیں اور کس حد تک ان کی باتوں پر عمل پیرا ہیں۔

وخلفائه الاربعة الراشدين واله وصحبه و اهل سنته اجمعين..

اذان میں الفاظ ولایت وامامت وغیرہ کے بارے میں شیخ صدوق کا فتویٰ کہ یہ زیادتی ایک لعنتی مفوضہ فرقے نے کی ہے۔

''من لا یحضرہ الفقیہ'' کے مصنف شیخ صدوق (کہ جس کی روایت ابھی گزری) نے حضرت امام جعفر صادق سے مروی ومنقول الفاظ اذان کو لکھنے کے بعد ان الفاظ کے بارے میں اپنا فتویٰ دیا۔ جو اہل تشیع نے بطور اضافہ اذان میں شامل کر لیے ہیں اور بتلایا کہ یہ کن لعینوں کی سازش تھی۔ ملاحظہ ہو۔

''من لا یحضرہ الفقیہ''

وَقَالَ مُصَنِّفُ هذاالكِتابِ هذا هُوَالآذانُ الصَّحِيْحُ لَا يُزادُ فِيْهِ وَلا يُنْقَصُ مِنْهُ وَالْمُفَوِّضَةُ لعنهُمُ اللهُ قَدْ وَضَعُواالْاَخْبارَاوزادُوْافِی الآذانِ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ مَرَّتَيْنِ وفِی بعضِ رِواياتِهِمْ بَعْدَ اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدارَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّاوَلِيُّ اللهِ مرّتَينِ وَ مِنْهُمْ مَنْ رَوى بَدَلَ ذَالِكَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّااَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّامَرَّتَيْنِ ولا شَكَّ فِی اَنَّ عَلِيًّاوَلِيُّ اللّٰهِ وَاَنَّهُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّاوَاَنَّ مُحَمَّدًاوآله صَلوٰةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَ لٰكِنْ لَيْسَ ذَالِكَ فِی اَصْلِ الاذانِ وَاِنَّماذكرتُ ذَالِكَ لِيُعْرَفَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ الْمُتَّهِمُوْنَ بِالتَّفْوِيْضِ الْمُدَلِّسُوْنَ انفسهم فِی جُمْلَتِنَا

(من لا یحضرہ الفقیہ ج۱ ص۱۹۹تا۱۸۹ فی الاذان والاقامۃ الخ مطبوعہ تہران طبع جدید۔ص ۹۲ طبع قدیم مطبوعہ لکھنؤ)

ترجمہ

اس کتاب (من لا یحضرہ الفقیہ) کا کہنا ہے کہ صحیح اور کامل اذان وہی ہے جو حضرت امام جعفر صادق سے اسی کتاب میں روایت کی گئی ہے۔ نہ اس میں زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ان الفاظ سے کم ہو اس میں مذکور ہوئے۔ ''مفوضہ'' نامی گروہ پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے بہت سی من گھڑت باتیں بنائیں۔ اور ان

من گھڑت باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے اذان میں ''محمد و آلہ خیر البریة" کے الفاظ بڑھا دیے انہی کی کچھ دوسری من گھڑت روایات میں یہ بھی ہے کہ اشهد ان محمد رسول اللّٰه کے الفاظ کے بعد دومرتبہ مؤذن یہ بھی کہے "اشهد ان علیاً ولی الله" ان میں سے ہی بعض نے مذکورہ الفاظ کی جگہ یہ الفاظ کہنے کو لکھا۔''اشهد ان علیا امیر المومنین حقا"

یہ باتیں حقائق پر مبنی ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ ''ولی اللہ'' ہیں آپ ''امیر المومنین بالحق'' ہیں۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی آلِ پاک ''خیر البریۃ'' ہیں لیکن اس حقیقت کے ہوتے ہوئے یہ الفاظ ہرگز اذان میں داخل نہیں ہیں۔ (مصنف) نے یہ بات اس لیے ذکر کی تاکہ اس کے ذریعے ان لوگوں کی پہچان ہو جائے۔ جو ''مفوضہ'' کہلاتے ہیں اور ہم میں سے اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں۔

شیخ صدوق (مصنف من لایحضره الفقیه) نے کتنے واضح الفاظ میں اس کی نشاندہی کر دی کہ حضرات ائمہ اہل بیت کی اذان وہی ہے۔ جو مذکور ہوئی اور جو لوگ مذکور اذان میں زیادہ الفاظ پڑھتے ہیں ان کا تعلق ''مفوضہ'' نامی فرقے سے ہے۔ کلمۂ ولایت وغیرہ کے اضافے پر ہم شیعہ لوگوں پر الزام نہیں ہوسکتا ہم اس سے بری ہیں۔ کیونکہ امام جعفر صادق ؓ سے منقول اذان میں ایسے کلمات کا نام و نشان تک نہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ امام موصوف سے مذکور اذان میں کمی بیشی ہرگز ہرگز جائز نہیں آیئے چلتے چلاتے ''مفوضہ'' نامی گروہ کا کچھ تعارف بھی ہو جائے۔ اسی ''من لایحضره الفقیہ'' کتاب کے حاشیے پر اس گروہ کا تعارف یوں لکھا ہے۔

''مفوضہ نامی گروہ کا مختصر تعارف''

حاشیہ من لایحضره الفقیه

محمد ﷺ اوران خلفاء اربعہ راشدین اورآپ کی وصحابہ اورتمام اہلسنت پر۔ (ت)

الدُّنیا فھُوَالخَلّاقُ و قِیْلَ بَلْ فَوَّضَ ذَالِکَ الی عَلِیّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

(حاشیۃ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۸۸ فی الاَذانِ وَالاِقامۃ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ

''مفوضہ'' ایک گمراہ فرقہ ہےاس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو پیدا کیا اس کے بعد دنیا کی پیدائش کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے سپرد کردیا۔ لہٰذا آپ ہی ''بہت زیادہ پیدا کرنے والے'' ہوئے۔ اور ان کے عقائد میں یہ بھی عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا معاملہ حضور ﷺ کو نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیا۔

''من لا یحضرہ الفقیہ ''مطبوعہ قدیم کے نسخہ کے حاشیے پر اس گروہ کا تعارف ان الفاظ سے کرایا گیا ہے۔

حاشیہ من لا یحضرہ الفقیہ

اَلْمُفَوِّضَۃُ ھُمُ الَّذِیْنَ فَوَّضُوا الْاُمُوْرَ مِنَ التَّحْلِیْلِ وَ التَّحْرِیْمِ اِلَی النَّبِیِّ وَ عَلِیٍّ وَ قَالُوْااِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئًاوَلَمْ یُحَلِّلْ بَلْ ھُمَا عَلَیْھِمَاالسَّلَامُ۔

(حاشیہ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۹۲ مطبوعہ قدیم لکھنؤ)

ترجمہ

''مفوضہ'' وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمام امور کے حلال وحرام کرنے کا اختیار حضور ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر رکھا ہے اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو کسی شئے کو حلال کیا اور نہ ہی حرام بلکہ یہ کام ان دونوں (حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہے)

الحق یہ کلمہ مغضوبہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبرا ہے اور اس کا سننا سُنی کے لئے

گروہ مفوضہ کے گمراہ اور لعنتی ہونے پر ائمہ اہل بیت کا اتفاق ہے

احتجاج طبرسی

وقد روی عن ابی الحسن الرضا ؑ من ذم الغلاة و المفوضة و تکفیر هم و تضلیلهم و البراءة منهم و ممن والاهم و ذکر علة ما دعاهم الی ذالك الاعتقاد الفاسد الباطل ما قد تقدم ذکر طرف منه فی هذالکتاب و کذالك روی عن آبائه و ابنائه علیهم السلام فی حقهم والامر بلعنهم و البرائة منهم واشاعة حالهم والکشف عن سوء اعتقادهم لی لایعلق بمقالتهم ضعفاء الشیعة ولا یعتقد من خالف هذه الطائفة ان الشیعة الامامیة باسرهم علی ذالك الغوذ منه و ممن اعتقده وذهب الیه۔

(احتجاج طبرسی ج۲ ص۲۳۱ کلام الامام الرضا ؑ فی ذم الغلاة الخ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ

حضرت امام رضا ؑ سے روایت کیا گیا ہے کہ حد سے بڑھنے والے (شیعہ) اور مفوضہ نامی فرقہ کی آپ نے مذمت کی۔ اور ان کو کافر اور گمراہ بھی کہا۔ اور ان سے کامل بیزاری کا بھی اظہار کیا۔ صرف اس گروہ کے متعلق ہی امام موصوف کے یہ خیالات نہ تھے بلکہ ہر شخص کے بارے میں آپ کا یہی خیال تھا۔ جس نے ان سے دوستی رکھی اور امورِ ولایت ان کے سپرد کیے آپ نے وہ وجہ بھی بیان فرمائی کہ جس کی بنا پر آپ نے ان کی اس قسم کے الفاظ سے مذمت کی۔ یعنی اس گروہ کے وہی فاسد عقیدے اور باطل نظریات کہ جن میں سے کچھ پہلے ذکر ہو چکے ہیں۔

امام رضا ؑ کی طرح ان کے آباء و اجداد اور ان کے صاحبزادگان نے بھی اس فرقہ کی مذمت ایسے الفاظ سے کی جو امام سے منقول ہوئے۔ ان سے علیحدگی اختیار کرنا، ان پر لعن طعن کرنا، ان کے عقائد و اعمال پر لوگوں کو مطلع کرنا اور ان کی بدعقیدگی کی تشہیر یہ ایسی باتوں کا ان حضرات نے حکم دیا ہے تا کہ مذہب شیعہ کے کمزور عقیدے

بمنزالہ تبرا سننے کے نہیں بلکہ حقیقۃ تبرا سننا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رب العالمین، تبرا کے معنی

والے لوگ ان کی میٹھی میٹھی باتوں کے دھوکے میں نہ آئیں۔ اور اس لیے بھی ایسا کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ہر وہ شخص جو اس گروہ مفوضہ کا مخالف ہے وہ یہ اعتقاد کر بیٹھے کہ شیعہ تمام کے تمام ہوتے ہی ایسے ہیں ہم اس گروہ سے پناہ مانگتے ہیں ہم ان کے اعتقادات سے بیزاری کرتے ہیں اور ہر ایسے شخص سے ہماری کُٹی جو ان کا ہم مذہب ہے۔

خلاصہ کلام

حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ اور ان کے تمام آباء واجداد و صاحبزدگان یعنی تمام ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کا یہی ارشاد ہے کہ "مفوضہ" نامی فرقہ کافر، گمراہ اور بدمذہب ہے۔ کیونکہ ان کے عقائد کفر اور باطل پر مبنی ہیں اور ان لعینوں نے ہی ائمہ اہل بیت سے مروی اذان میں وہ کلمۂ ولایت "وغیرہ" کا اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ اصل اذان میں وہ کلمات نہیں۔ علامہ طبرسی نے اپنی تصنیف احتجاج طبرسی میں جو نقل کیا اس سے صاف واضح کہ موجودہ دور کے شیعہ (جو کہ اذان میں انہی کلمات کا اضافہ کرتے ہیں جا کا مفوضہ نے کیا) مفوضہ فرقہ سے متعلق ہیں۔ ان کا مذہب بعینہٖ انہی کا ہے۔ ان تمام شیعوں کا نہ تو امام رضا رضی اللہ عنہ سے کوئی تعلق نہ ان کے آباء واجداد سے کوئی عقیدت۔ کیونکہ ان حضرات۔ کے نزدیک اذان میں مذکور اضافہ کی بنا پر مفوضہ ہوئے اور یوں ائمہ اہل بیت کے نزدیک گمراہ ملعون قرار پائے۔

نیز اس یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضراتِ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے منقول و مروی اذان انہی کلمات پر مشتمل ہے جو اہل سنت و جماعت کی اذان میں ہیں۔ لہٰذا حضرات ائمہ اہل بیت کے ہاں مقبول و منظور اہل تشیع نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت ہیں۔

(ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء من عباده)

رافضیوں کا ایک اعتراض

اگر کوئی شیعہ یہ اعتراض کرے کہ ہمیں تم کہتے کہ تم نے اذان کے کلمات میں اضافہ کیا ہے اور ایسا کرنا بدعت ہے تو تم سنیوں نے بھی تو ایسا کیا ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ الصلوٰۃ خیر من النوم صبح کی اذان میں زیادہ کیا گیا ہے اور ہم اپنی اذان میں اس لیے نہیں

اظہار برائت و بیزاری، جس پر یہ کلمہ ہیشہ نہ کنایۃ بلکہ صراحۃ دال ہے کہ اس میں بالتصریح پڑھتے کہ یہ الفاظ ناجائز ہیں اور کسی امام نے یہ نہیں کہے۔ البتہ اس کو بدعتِ عمر بن الخطاب کہا جاسکتا ہے۔

جواب

اس سوال کے جواب میں ہم اوّلاً یہ گزارش کرتے ہیں کہ ان الفاظ کے ناجائز ہونے کی وجہ اگر یہ ہے کہ ان کا معنیٰ اور مفہوم غلط ہے اور شریعت کے خلاف ہے تو یہ وجہ بالکل نہیں بن سکتی کیونکہ ان الفاظ کا معنیٰ یہ ہے "نماز نیند سے بہتر ہے" اور ہر ذی عقل اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ نماز واقعی نیند سے بہتر ہے اگر اس کے علاوہ یہ وجہ ہے کہ ائمہ اہل بیت میں سے کسی سے اذان صبح میں الفاظ کہنا مروی نہیں اور اس لیے ہم اہل تشیع ان الفاظ کو ناجائز کہتے ہیں تو اس سلسلے میں ہم گزارش کرتے ہیں کہ ان الفاظ کی ادائیگی ائمہ اہل بیت میں امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے اور یہ روایت بھی کتب اہل تشیع میں پائی جاتی ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

تہذیب الاحکام

عَنْ مُحَمَّدِ بِنِ مُسْلَمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ اَبِیْ یُنَادِیْ فِیْ بَیْتِهٖ بِالصَّلٰوۃِ وَ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَ لَوْ رَدَدْتُ ذَالِكَ لَمْ یَکُنْ بِهٖ بَأْسٌ

(تہذیب الاحکام ج۲ ص۶۳ فی عدد فصول الاذان والاقامۃ
وسائل الشیعہ ج۲ ص۶۵۱)

ترجمہ

"محمد بن مسلم" حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے۔ امام موصوف نے فرمایا کہ میرے والدگرامی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنے گھر میں "الصلوۃ خیر النوم" کہا کرتے تھے اور اگر میں بھی ان کلمات کو دہراؤں تو اس میں کوئی حرج نہیں"

"الصلوۃ خیر من النوم" کے بارے میں ہم تفصیلی گفتگو کر چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ بلکہ اذانِ فجر میں یہ الفاظ آپ کے ارشاد

خلافت راشدہ حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کی نفی ہے [95] اور اس نفی کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ

فرمانے سے پڑھے گئے۔ اب اگر انہیں ناجائز کہا جاتا ہے تو پھر لازم آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ اللہ ناجائز کلمات اذان میں کہنے کا حکم دیا۔ اور پھر انہی ناجائز الفاظ کو امام زین العابدین نے بارہا کہا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ انہیں کہنا غلط اور ناجائز نہیں سمجھتے۔ ان ائمہ کے بارے میں کیا کہا جائے گا۔ لہٰذا اگر یہ بدعت ہے تو بدعتِ امامی بھی ہوگی۔ صرف بدعتِ عمری ہی نہیں ہوگی۔ ان الفاظ کو بطورِ تثویب کہا گیا جن سے لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔

نوٹ

اہل تشیع شاید یہ کہہ دیں کہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے الفاظ مذکورہ بطور تقیہ کہے تھے۔ جیسا کہ تیمم اور خون و پیپ کے مسئلہ میں یہ کہہ دیتے ہیں۔ ہم امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں "تقیہ" کرنے کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے کیونکہ "تقیہ" کا معنی کھلم کھلا جھوٹ ہوتا ہے اور امام موصوف اس عیب و نقص سے بہت دور تھے۔ دوسری وجہ تسلیم نہ کرنے کی یہ بھی ہے کہ "تقیہ" اہل تشیع کے نزدیک بوقت خوف کام میں لایا جاتا ہے۔ لیکن امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو کیا اپنے گھر والوں سے خوف تھا۔ وہ ان کے جانی دشمن تھے۔ ان کے شر سے بچنے کے لیے آپ یہ الفاظ کہتے رہے۔ اگر گھر والوں سے کوئی خوف نہ تھا۔ اور واقعی نہ تھا۔ تو پھر ان کلمات کو "تقیہ" پر محمول کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ امام صاحب نے خوف و خطرہ کے نہ ہوتے ہوئے بھی "تقیہ" کیا۔ کیا یہ صریح جھوٹ نہ بنے گا۔

معلوم ہوا کہ "الصلوٰۃ خیر من النوم" جس طرح اہل سنت کی کتب میں سنت نبوی ہونا ثابت ہے۔ اسی طرح اہلِ تشیع کی کتب میں اس کا سنتِ امامی ہونا بھی موجود ہے۔ اذان کے ان چند مسائل سے معلوم ہوا کہ اہل تشیع نے جو اپنی اذان میں چند کلمات کا اضافہ کیا ہے۔ وہ کسی امام سے مروی نہیں بلکہ ان کے اپنے بڑوں کی من گھڑت باتیں ہیں۔

(فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ)

95 یعنی اس میں صاف اور واضح الفاظ میں تینوں خلفائے راشدین کی خلافت کا انکار ہے۔

بعد حضور پر نور سید عالم ﷺ مسند نشین نہ ہوئے کہ ان کا حضور اقدس ﷺ کے بعد تخت خلافت پر جوس فرمانا فرمان واحکام جاری کرنا نظم ونسق ممالک اسلامیہ وتمام امور ملک ومال ورزم وبزم کی باگیں اپنے دست حق پرست میں لینا وہ تاریخی واقعہ مشہور متواتر اظہر من الشمس ہے جس سے دنیا میں موافق مخالف یہاں تک کہ نصاریٰ ویہود ومجوس وہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ ان محبان خدا ونوابان مصطفیٰ ﷺ سے روافض کو زیادہ عداوت کا مبنیٰ یہی ہے ان کے زعم باطل میں استحقاق خلافت حضرات مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ میں منحصر تھا جب بحکم الٰہی خلافت راشدہ اول ان تین سرداراں مومنین کو پہنچی روافض نے انھیں معاذ اللہ مولیٰ علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا[96] اور تقیہ شقیہ کی بدولت حضرت اسد اللہ الغالب کو عیاذاً باللہ سخت نامردوف دو ہزل وتارک حق ومطیع باطل بتایا[97]

---

96 حلافت کا انکار ان معنوں میں نہیں کہ یہ مسند خلافت پر بیٹھے ہی نہیں بلکہ ان معنوں میں کہ خلافت کے حقدار تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے ان تینوں نے معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ کا حق چھین لیا۔

97 یعنی حضرت علی رضی اللہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ نے تقیہ کر کے تینوں خلفائے راشدین کی بیعت کی ورنہ آپ رضی اللہ عنہ بھی تینوں خلفائے راشدین کو کفار جانتے تھے (معاذ اللہ) ان کی من گھڑت۔ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے والی روایت کو پڑھیے اور ان کے مذہب کی جہالت پر عش عش کیجیے۔

بیعت مکروہ (جبراً بیعت) کی حقیقت

من جملہ اور عقائد باطلہ کے شیعہ حضرات کا ایک یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رضامندی کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی تھی بلکہ جبراً اور مجبوراً تھی۔ دراصل انہیں "خلیفہ بلا فصل" ثابت کرنے کے جوش نے اس طرف سے اندھا کر دیا کو مجبوری کی بیعت ثابت کرتے کرتے انہوں نے حضرت علی اور ان کے اہل بیت کی کس قدر توہین کی۔ ان کو یہ بھی نہ سوجھی کہ ان افسانوں کے پڑھنے کے بعد

ع دوستی بے خرداں دشمنی ست

پڑھنے والا شیعہ مذہب پہ کس قدر ماتم کرتے گا۔
لہٰذا میں نے ان افسانوں کو ناظرین کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کی ہے تا کہ وہ خود اندازہ کرسکیں کہ شیعہ مذہب کیسا عجیب وغریب مذہب ہے۔ دعویٰ حب علی اور حب اہلِ بیت لیکن عقیدہ اس کے بالکل خلاف۔
اس ضمن میں کتب شیعہ سے چند روایات ملاحظہ ہوں:

روایت اول

نفس الرحمٰن

قَالَ سَلْمَانُ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ حمل عَلِيٌّ فَاطِمَةَ عَلى حِمَارٍ وَّ اَخَذَ بِيَدَىْ اِبْنَيْهِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَلَمْ يَدَعْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَلَا مِنَ الْاَنْصَارِ اِلَّا اَتَاهُ فِىْ مَنْزِلِهٖ وَذَكَرَ حَقَّهٗ وَدَعَاهُ اِلىٰ نُصْرَتِهٖ فَمَا اسْتَجَابَ لَهٗ مِنْ جَمِيْعِهِمْ اِلَّا اَرْبَعَةٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُصْبِحُوْا مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَهُمْ مَعَ سِلَاحِهِمْ عَلىٰ اَنْ يُبَايِعُوْا عَلَى الْمَوْتِ فَاَصْبَحَ وَلَمْ يُوَافِقْهُ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا اَرْبَعَةٌ فَقُلْتُ لِسَلْمَانَ مَنِ الْاَرْبَعَةُ؟ قَالَ اَنَا وَ اَبُوْ ذَرٍّ وَ مِقْدَادٌ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ثُمَّ عَاوَدَهُمْ لَيْلًا فَنَاشَدَهُمْ فَقَالُوْا نُصْبِحُكَ بُكْرَةً فَمَا اَتىٰ اَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُنَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ غَدْرَهُمْ وَ قِلَّةَ وَ فَائِهِمْ لَزِمَ بَيْتَهٗ وَاَقْبَلَ عَلَى الْقُرْاٰنِ يُؤَلِّفُهٗ وَ يَجْمَعُهٗ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتٍ حَتّٰى جَمَعَهٗ وَكَانَ فِى الصُّحُفِ وَالْاَسْيَارِ وَ الرِّقَاعِ فَلَمَّا جَمَعَهٗ كُلَّهٗ وَ كَتَبَهٗ عَلىٰ تَنْزِيْلِهٖ وَ تَاوِيْلِهٖ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ بَعَثَ اِلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ اَنِ اخْرُجْ فَبَايِعْ فَبَعَثَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ اِنِّىْ مَشْغُوْلٌ وَقَدْ اٰلَيْتُ عَلىٰ نَفْسِىْ يَمِيْنًا اِلَّا ارْتَدِىْ بِرِدَاءٍ اِلَّا لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اُؤَلِّفَ الْقُرْاٰنَ فَاَجْمَعُهٗ فَجَمَعَهٗ فِىْ ثَوْبٍ وَ خَتَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ وَ هُمْ مُجْتَمِعُوْنَ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنَادىٰ بِاَعْلىٰ صَوْتِهٖ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ لَمْ اَزَلْ مُنْذُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَشْغُوْلًا بِغُسْلِهٖ ثُمَّ بِالْقُرْاٰنِ

(بے عقل لوگوں کی دوستی اصل میں دشمنی ہے۔ت)

حَتّٰی جَمَعْتُہٗ کُلَّہٗ فِیْ ھٰذَا الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلَمْ یُنْزِلِ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰیَۃً مِّنْہُ اِلَّا وَ قَدْ جَمَعْتُھَا وَ لَیْسَتْ مِنْہُ آیَۃٌ اِلَّا وَقَدْ اَقْرَانِیْھَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ عَلَّمَنِیْ تَاْوِیْلَھَا فَقَالَ لَھُمْ ھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ کَمَا اُنْزِلَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا حَاجَۃَ لَنَا اِلَیْکَ وَلَا اِلٰی قُرْاٰنِکَ عِنْدَ نَاقُرْاٰنٌ جَمَعَہٗ وَ کَتَبَہٗ عُثْمَانُ فَقَالَ لَنْ تَرَدَّہٗ بَعْدَ الْیَوْمِ وَلَا یَرَاہُ اَحَدٌ حَتّٰی یَظْھَرَوَلَدِی الْمَھْدِیّ وَفِیْ ذَالِکَ الْقُرْاٰنِ زِیَارَاتٌ کَثِیْرَۃٌ وَھُوَ خَالٍ عَنِ التَّحْرِیْفِ۔

فَسَبَقُوْا اِلَیْہِ فَتَنَاوَلَ بَعْضُ سُیُوْفِھِمْ فَکَثَرُوْا عَلَیْہِ فَضَبَطُوْہُ وَاَلْقَوْا فِیْ عُنُقِہٖ یَابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ کَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ثُمَّ تَنَاوَ یَدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَبَایَعَہٗ

(نفس الرحمٰن فی فضائل سلمان: باب ۱۱)
(انوارِ نعمانیہ: ص ۲۴ طبع قدیم، طبع جدید ج ۱ ص ۱۰۴)
(احتجاج طبرسی: ص ۵۳ طبع قدیم۔ طبع جدید ص ۱۰۷ بروایت سلیم بن قیس ملالی فی طلب علی علیہ السلام لبیعۃ ابی بکر)

نوٹ

مذکورہ روایت بہت طویل ہے جو نفس الرحمٰن فی فضائل سلمان باب ۱۱، انوار نعمانیہ ص ۳۴ اور احتجاج طبرسی ص ۵۳ پر مسطور ہے ہم نے اختصاراً ذکر کردی ہے۔

ترجمہ:

حضرت سلمان نے کہا کہ جب رات ہوئی تو حضرت نے جنابہ فاطمہ کو گدھے پر سوار کیا اور اپنے دونوں بیٹوں حسن و حسین کے ہاتھ پکڑے۔ پھر آپ نے مہاجرین اور انصار کے ایک ایک گھر میں جا کر انہیں اپنا حق بتایا اور مدد کے لیے پکارا۔ ان میں سے چوالیس مردوں کے بغیر کسی نے بات نہ مانی۔ انہیں حضرت علی نے فرمایا کہ صبح تم سب کے سب سر منڈوا کر مسلح ہو کر آنا اور مرنے پر بیعت کرنا تو صبح ان میں سے صرف چار رہ گئے۔ میں نے سلمان سے پوچھا وہ چار کون کون تھے۔ کہنے لگے میں (سلمان)

کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذابا [۹۸]

ابوذر، مقداد اور زبیر بن عوام۔ دوبارہ رات کو حضرت علی مہاجرین و انصار کے گھروں میں گئے انہیں قسم دلائی جس پر انہوں نے صبح سویرے آنے کو کہا لیکن صبح کو وہی چار جو پہلے تھے آئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بے وفائی اور بدعہدی دیکھی آپ نے گھر میں ہی ٹھہرنے کی ٹھانی اور قرآن پاک کی تالیف و جمع کی طرف متوجہ ہو گئے۔

آپ اس وقت تک گھر سے نہ نکلے جب تک قرآن جمع نہ کر لیا۔ قرآن، صحیفوں تسموں اور پارچہ جات پر جمع کیا تھا۔ پھر جب آپ نے مکمل جمع کر لیا اور اسے نازل شدہ ترتیب پر لکھا اور تاویل و ناسخ اور منسوخ ظاہر کر دیے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ آ کر میری بیعت کرو تو اس کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ میں فارغ نہیں ہوں اور میں نے قسم اٹھالی ہے کہ نماز کے بغیر کسی کام کے لیے چادر نہ اوڑھوں گا اور یہ حالت اس وقت تک ہوگی جب تک قرآن جمع نہ کر لوں تو آپ نے اسے جمع کیا اور اس کپڑے پر مہر لگادی جس پر وہ قرآن جمع کیا تھا۔ پھر باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے لوگ اس اس وقت مسجد نبوی میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اردگرد جمع تھے تو مجمع میں پہنچنے کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے یہ کلمات کہے:

"لوگو! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد آپ کے غسل دینے اور اس کے بعد جمع قرآن میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ میں نے قرآن جمع کر لیا ہے اور وہ مکمل اس کپڑے میں موجود ہے۔ اللہ کی ہر نازل کردہ آیت کو میں نے اس میں جمع کر دیا ہے۔ اور اس کی ایک ایک آیت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپ نے مجھے اس کی تاویل بتائی تو حضرت علی نے فرمایا یہ اللہ کی کتاب اسی طرح ہے جس طرح اس نے نازل فرمائی حضرت عمر بن الخطاب نے کہا ہمیں نہ تیری ضرورت ہے اور نہ تیرے قرآن پڑھنے کی۔ ہمارے پاس قرآن مکمل جمع شدہ موجود ہے جسے حضرت عثمان نے جمع بھی کیا اور کتابت بھی کی۔ یہ سن کر حضرت علی نے فرمایا اچھا آج کے بعد تم اسے نہیں دیکھو گے اور میرے بیٹے مہدی کے ظہور تک یہ واپس نہیں آئے گا۔ اس قرآن

کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ (ت)

تو لاجرم لفظ بلافصل میں جو نفی ہے اس سے نفی لیاقت واستحقاق مرد[99] تو اس مجمل

میں (جو حضرت علی نے جمع کیا) زیادہ آیات تھیں اور تغیر وتبدل سے بالکل خالی تھا۔ (یہ سن کر) لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لپکے تو آپ نے ان میں سے کسی کی تلوار کو پکڑ لیا۔ لوگ بیک وقت ان پر ٹوٹ پڑے انہیں قابو کر لیا اور سیاہ رسی ان کے گلے میں انہوں نے ڈال دی۔ پھر حضرت علی نے بیعت کرنے سے قبل بلند آواز سے کہا اور رسی ان کی گردن میں تھی:

"اے میری ماں جائے بے شک لوگوں نے مجھے بے بس کر دیا ہے اور قریب ہے کہ مجھے قتل کر دیں"

یہ کہہ کر ہاتھ بڑھائے اور ابو بکر کی بیعت کر لی۔

حضرت علامہ محمد علی اپنی کتاب تحفۂ جعفریہ میں اس قسم کی بے سروپا گیارہ روایات ان ہی کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں جن سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

i معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہایت ہی بزدل تھے کیونکہ ان کے سامنے بقول رافضی راوی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مارا پیٹا گیا آپ بنت نبی کو پٹتے ہوئے دیکھتے رہے۔

ii آپ کو گلے میں رسی ڈال کر کھینچا گیا اور زبردستی باطل کو قبول کروایا اور آپ نے تسلیم کر لیا۔ (معاذ اللہ)

iii (معاذ اللہ) آپ سے بہتر آپ کا بیٹا تھا کہ جس نے یزید کی یزیدیت قبول نہ کی لیکن حضرت علی نے تینوں خلفائے راشدین کی خلافت کو جان جانے کے ڈر سے مان لیا۔

۹۸ القرآن الکریم ۵۱/۱۸

۹۹ یعنی روافض کی اذان میں لفظ "بلا فصل" کے معنی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے درمیان کوئی بھی نہیں، تو اس انکار سے تینوں خلفائے راشدین کی لیاقت اور ان کے حق کا انکار مراد ہے۔

لفظ میں غصب وظلم وانکار حق واصرار باطل ومخالف دین واختیار دنیا [۱۰۰] وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو حرام روافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے بکتی ہے سب دفعۃً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی برائت وبیزاری کا کھلا اظہار، پھر تبرا اور کسی چیز کا نام ہے میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی آفتاب روشن کا کھلا اظہار پھر تبرا اور کس چیز کا نام ہے [۱۰۱] میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی آفتاب روشن کو چراغ دکھانے میں زیادہ تطویل محض بیکار سمجھ کر صرف اس الزامی نظر پر قناعت کرتا ہوں، اگر کوئی

۱۰۰؎ اس مختصر سے لفظ میں تینوں خلفائے راشدین کے لیے ہزاروں طعن ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

i تینوں خلفائے راشدین علیہم الرضوان (معاذ اللہ) خلافت کو غصب کرنے والے ہیں۔

ii تینوں خلفائے راشدین علیہم الرضوان (معاذ اللہ) خلافت کو غصب کر کے ظالم قرار پائے

iii تینوں خلفائے راشدین علیہم الرضوان (معاذ اللہ) حق کو جانتے پہچانتے اس کا انکار کرنے والے ٹھہرے۔

iv حق کو جاننے کے باوجود باطل ہی پر اصرار کرتے رہے۔

v اور دین کا ایک اہم رکن اور بقول روافض اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے زیادہ جس بات (یعنی امامتِ علی) کی تاکید فرمائی تینوں نے اس کا انکار کر کے مخالفت دین کر دی۔

vi اور تینوں خلفائے راشدین (معاذ اللہ) دین کو چھوڑ کر دنیا اختیار کرنے والے ہو گئے۔

۱۰۱؎ لفظ ''بلافصل'' میں موجود ''لا'' تینوں خلفائے راشدین سے بیزاری اور لاتعلقی کا اعلان ہے۔ مندرجہ بالا طعن پڑھیں اور بتائیں کہ اگر یہ گالیاں نہیں تو پھر گالی جس چیز کا نام ہے۔

شخص کہے (توم شیعہ میں بعد عبدالرزاق بن ہمام کے جس نے ۲۱۱ھ میں انتقال کیا بلا فصل بہاؤالدین املی ہونے سے محفوظ اور بظاہر نام اسلام سے محفوظ رہے۔ تو کیا اس نے ان دونوں کے بیچ میں جتنے شیعے گزرے مثل طوسی وحلی وکلینی وابن بابویہ وغیرہم سب کو کافر ملعون نہ کہا، نہیں نہیں یقیناً اس کے کلام کو صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہل حق بھی اس لفظ پر انکار کریں گے اور اسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب پر علی الاطلاق حکم کفر ولعنت جائز نہیں۔ انصاف کیجئے کیا اگر یہ بات علانیہ برسر بازار پکاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہوگا وہ اسے صریح توہین وتذلیل نہ سمجھیں گے حالانکہ اس بیچ میں جتنے شیعے گزرے کسی کو مدح وعقیدت شیعہ کے اصول مذہب میں داخل نہیں، نہ معاذ اللہ قرآن وحدیث یا اقوال ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم ان لوگوں کی نیکی وخوبی پر دال، پھر حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم جن کی ثنا ومدحت وادب وعقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل [۱۰۲] اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات واحادیث حضرت رسالت واقوال ائمہ اہلبیت صلوات اللہ علیہ وعلیہم سے ان کی لاکھوں خوبیاں تعریفیں مالا مال [۱۰۳] ان کی نسبت ایسا کلمہ مغضوبہ اذان میں پکارا جاتا کیونکر ہماری توہین مذہبی نہ ہوگا۔ یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا [۱۰۴] غرض یہ تو وہ روشن وبدیہی بات ہے جس کے ایضاح کو جو کچھ کہئے اس سے واضح تر نہ ہوگا [۱۰۵] مجھے بتوفیق اللہ عزوجل یہاں یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ

---

۱۰۲ حضرات خلفائے ثلثہ کی ثنا ومدحت ادب وعقیدت اہل سنت کے اصول مذہب میں ہے۔

۱۰۳ خود ان کی کتابیں بھی ان خلفائے راشدین کی عظمت پر گواہ ہیں یقین نہ آئے تو علامہ مولانا محمد علی صاحب کی کتاب تحفۂ جعفریہ پڑھ لیں۔

۱۰۴ یقیناً اذان میں ایسے الفاظ استعمال کرنا ہمارے مذہب اور ہمارے اکابرین کی توہین ہے اور اپنے بڑوں کی توہین پر ہر غیرت مند مسلمان کا دل بھی دکھے گا۔

۱۰۵ یعنی یہ بات بالکل واضح ہے اس لیے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

کلمات جو رافضی علماء نے شیعوں کی اذان میں بڑھائے ہیں ان کے مذہب کے بھی خلاف ہیں۔[۱۰۶]

(۱) ان کی حدیث و روایت میں اذان ایک محدود عبارت اور کلمات کا نام ہے ان میں یہ زائد کلمات نہیں۔

(۲) ان کے علماء بھی اس اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز گناہ اور اسے ایک قسم کی بدعت کہتے ہیں۔

(۳) ان کے شیخ صدوق کے نزدیک ان زیادتیوں کی موجب ایک ملعون قوم ہیں جنہیں مفوضہ کہا جاتا ہیں۔

میں ان تینوں امور کی مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دلیل دوں گا اور ان کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا و باللہ التوفیق والحمد للہ اولاً و آخراً (اللہ کی طرف سے توفیق ہے اس کے لئے سب سیدھا راستہ دکھانے پر ہے)

حرام اول شرائع الاسلام محقق حلی طبع نجف اشرف ۱۳۷۷ھ کے صفحہ ۳۴ پر ہے:

الاذان على الاشهر ثمانية عشر فصلا التكبير اربع والشهادة بالتوحيد ثم بالرسالة ثم يقول حي على الصلوة ثم على الفلاح ثم حي على خير العمل والتكبير بعده ثم التهليل كل فصل مرتان[۱۰۸]

---

۱۰۶ یعنی آگے کے بیان میں بتایا جائے گا کہ یہ الفاظ روافض کے مذہب کے لیے بھی خلاف ہیں یہ روافض نے سنیوں کو تکلیف دینے کے لیے بہت بعد میں بڑھائے ہیں۔

۱۰۷ روافض کے شیعوں نے جو اذان میں خلیفہ رسول اللہ بلا فصل وغیرہ زیادت کی وہ ایک سو سال بعد ہے۔

۱۰۸ شرائع الاسلام، المقدمة السابقة في الاذان والاقامة، مطبعة الآداب في النجف الاشرف ۱۳۷۷ھ۔

اذان مشہور قول پر اٹھارہ کلمے ہیں تکبیر چار بار اور گواہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حی الصلوٰۃ پھر حی الفلاح پھر علی خیر العمل اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار۔

نخعی جو شہید ثانی کہا جاتا ہے اس کی شرح مدارک میں لکھتا ہے:

هذا مذهب الاصحاب لا اعلم فيه مخالفا والمستند فيه ما رواه ابن بابويه والشيخ عن ابى بكر الحضرمى وكليب الاسدى عن ابى عبدالله السلام الاسدى عن ابى عبدالله عليه السلام انه حكى لهما الاذان فقال الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول حى على الصلوٰة حى على الصلوٰة حى الفلاح حى الفلاح حى على خير العمل حى على خير العمل الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله الا الله، ولا قامة كذلك وعن اسمعيل الجعفى قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول الاذان والاقامة خمسة وثلثون حرفافعد ذلك بيده واحد واحد لاذان ثمانيه عشر حرفا والاقامة سبعة عشر حرفا واشار المصنف بقوله على الاشهر الى ماروراه الشيخ بسنده الى الحسين بن سعيد عن النضرين سويد عن عبدالله بن سنان قال سألت ابا عبدالله عليه السلام عن الاذان فقال تقول الله اكبر الله الكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمد ا رسول الله، حى على الصلوٰة، حى على الصلوٰة حى على الفلاح حى على الفلاح حى على خير العمل حى على خير العمل، الله الكبر الله الكبر لا اله الا الله وروى زرارة والفضيل عن ابى عبدالله عليه السلام، نحو ذلك وحكى الشيخ عن بعض الاصحاب تربيع التكبير فى اخر الاذان وهو شاذ مردود بما تكونا من الاخبار [109] اه ملخصا

اذان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب تمام امامیہ کا ہے جس میں میرے نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ و شیخ نے ابوبکر حضرمی وکلیب

---

[109] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابو عبداللہ 8 نے ان کے سامنے اذان یوں بیان فرمائی
اللہ اکبر ۴،اشھد ان لا الہ الا اللہ۲، اشھد ان محمد ا رسول اللہ۲، حی
الصلوٰۃ ۲،حی علی الفلاح۲،حی علیٰ خیر العمل۲، اللہ اکبر۲، لا الہ الا
اللہ ۲،اور فرمایا اس طرح تکبیر کہے،اور اسمٰعیل جعفی سے روایت ہے میں نے حضرت
امام ابو جعفر 8 کو فرماتے سنا کہ اذان وتکبیر کا مجموعہ پینتیس کلمے ہے۔ پھر حضرت نے
اپنے دست مبارک سے ایک ایک کر کے گنے، اذان اٹھارہ کلمے اور تکبیر سترہ اور وہ جو
مصنف (یعنی حلی نے شرائع الاسلام میں) کہا کہ مشہور تر قول پر اذان کے اٹھارہ کلمے
ہیں وہ اس سے اس حدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیخ نے بسند خود حسین بن سعید اسنے
نصر بن سوید اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اذان
کو پوچھا،فرمایا یوں کہہ اللہ اکبر۲۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۲، اشھد ان محمد
ارسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی خیر العمل ۲،
اللہ اکبر ۲،لا الہ الا اللہ۲ (یعنی اس حدیث میں شروع اذان صرف دو تکبیر سے ہے
تو اذان کے سولہ ہی کلمے رہیں گے) اور زرارہ وفضل نے امام ممدوح سے یونہی روایت کی
اور شیخ نے بعض امامیہ سے اخر اذان میں چار تکبیریں نقل کیں اور وہ شاذ مردود ہے بسبب
ان حدیثوں کے جو ہم نے ذکر کیں اھ ملخصا

شہید شیعہ ابو عبداللہ بن مکی لمعہ مشقبہ میں لکھتا ہے:

یکبر اربعا فی الاول الاذان ثم التشھد ان ثم حیعلات الثلث ثم التکبیر ثم التھلیل مثنی فھذہ ثمانیہ عشر فصلا فھذہ خملۃ الفصول المنقول شرعا ولا یجوز اعتقاد شرعیۃ غیر ھذہ المفصل فی الاذان و لا قامۃ کالتشھد بالولایۃ لعلی [1] اھ ملخصا.

اول اذان میں چار بار اللہ اکبر کہے پھر دونوں شہادتیں پھر تینوں حی علی پھر اللہ اکبر

---

[1] اللمعۃ الدمشقیہ ،

پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دوبارہ یہ اٹھارہ کلمے ہیں اور کل یہی ہیں جو شرع میں منقول ہوئے۔ ان کے سوا اذان و اقامت میں اور کسی کو مشروع جاننا جائز نہیں جیسے اشهد ان عليا ولى الله [111] اھ ملخصا۔

سند امر دوم: اسی مدارک میں ہے:

الاذان سنة متلقاه من الشارع كسائر العبادات فيكون الزيادة فيه تشريعا محرما كما يحرم زيادة "ان محمد واله خير البرية" فان ذلك وان كان من احكام الايمان الا انه ليس من فصول الاذان. [112]

اذان ایک سنت ہے جسے شارع (   ) نے تعلیم فرمایا مثل اور عبادتوں کے تو اس میں کوئی لفظ بڑھانا اپنی طرف سے نئی شریعت ایجاد کرنا ہے اور یہ حرام ہے [113] جیسے ان محمد واله خير البريه کا بڑھانا حرام ہے۔ ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات سے نہیں

اسی میں ہے:

الاذان عبادة متلقاه من صاحب الشرع فيقتصر فى كيفيتها على المنقول والروايات المنقولة عن اهل البيت عليهم السلام خالية عن هذا اللفظ فيكون الاتيان به تشريعا محرما. [114]

اذان ایک عبادت ہے کہ صاحب شرع ﷺ سے سیکھی گئی تو اس کی کیفیت میں اسی قدر اقتصار کیا جائے جس قدر شارع ﷺ سے منقول ہے اور حضرات اہل بیت

---

[111] بعض ائمہ روافض کی تصریح کہ اذان میں اشهد ان عليا ولى الله یا اس کے مثل کہنا جائز ہے اور اذان میں اس کی مشروط کا اعتقاد باطل ہے۔

[112] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

[113] بعض پیشوایان کی تصریح کہ ۱۸ کلمات منقولہ اذان سے کوئی کلمہ بڑھانا نئی شریعت گھڑنا ہے اور یہ حرام ہے۔

[114] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

کرام علیہم السلام سے جو روایتیں منقول ہوئیں وہ اس لفظ سے خالی ہیں تو اس کا بڑھانا نئی شریعت تراشا ہوگا کہ حرام ہے۔

سند امر سوم: شیخ صدوق شیعہ ابن بابویہ قمی کہ ان کے یہاں کے اکابر مجتہدین وارکان مذہب سے ہے۔ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب الاذان والاقامۃ للمؤذنین میں لکھتا ہے:

روی ابوبکر الحضرمی و کلیب ن الاسدی عن ابی عبدالله علیه السلام انه حکی لهما الاذان فقال الله الکبر الله الکبر الله الکبر الله الکبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمداً رسول الله اشهد ان محمداً رسول الله حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل، الله الکبر الله الکبر لا اله الا الله وقال مصنف هذا الکتاب هذا هو الاذان الصحیح لایزاد فیه ولا ینقص منه و المفوضة لعنهم الله قد وضعوا اخبارا و زادوا فی الاذان محمد وال محمد خیر البریة مرتین، وفی بعض روایاتهم بعد اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان علیا ولی الله مرتین، ومنهم من روی بدل ذلک واشهد ان علیا امیر المومنین حقا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی الله و انه امیر المومنین حقا وان محمد واله صلوات الله علیهم خیر البریة ولکن لیس ذلک فی اصل الاذان وانما ذکرت ذلک لیعرف بهذه الزیادة المتهمون بالتفویض المدلسون انفسهم فی جملتنا.[115]

ابوبکر حضرمی وکلیب اسامہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روای کہ اس جناب نے ان کے سامنے اذان یوں کہہ کر سنائی اللہ اکبر ۴ اشهد ان لا اله الا اللّٰه ۲، اشهد ان محمدا رسول اللّٰه ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی علی

[115] من لا یحضر الفقیه، باب الاذان ولاقامة الخ، دار الکتب الاسلامیه تهران ایران، ۱/۸۹۔۱۸۸

خیر العمل ۲، اللہ اکبر ۲، لا الہ الا اللہ ۲، مصنف اس کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں کچھ بڑھایا جائے نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے، اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گھڑیں اور اذان میں محمد و الہ محمد خیر البریہ ۲ دوبار بڑھایا اور انھیں کی بعض روایات میں اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد اشھد ان علیا والی اللہ دوبار ایا اور ان کے بعض نے اس کے بدلے اشھد ان علیا امیر المومنین حقا دوبار روایت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں اور بیشک محمد ﷺ ادعر ان کی آل علیھم السلام تمام جہاں سے بہتر ہیں مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں، اور میں نے اس لئے ذکر کر دیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان لئے جائیں گے جو مذہب تفویض سے مہتم ہیں اور براہ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ) میں داخل کرتے ہیں۔ [۱۱۶]

دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے شروع میں وہی اٹھارہ کلمے ہیں اور ان پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف کہتا لعنھم اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔ [۱۱۷]

تنبیہ لطیف: جس طرح بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے یہ امور پیشوایان شیعہ کی تصریحات سے لکھے یونہیں مناسب کہ اس کلمہ خبیثہ کا تبرا ہونا بھی انہی کے معتمدین سے ثبت کر دیا جائے صدر کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرا ہونا ظاہر کیا [۱۱۸] اس سب سے

---

۱۱۶ یعنی مذہب تفویض کے گروہ کے لوگ اپنے آپ کو امامیہ کے گروہ میں شامل کرتے ہیں تو ان امامیہ کو چاہیے کہ ان کو اپنے سے جدا کریں اور یہ الفاظ اپنی اذان سے جدا کریں کیونکہ یہی ان کے تمام اکابرین چاہتے ہیں۔

۱۱۷ اللہ کی ان پر لعنت ہو، یہ ہمارے نہیں ان کے شیخ صدوق کے الفاظ ہیں۔

۱۱۸ یعنی ان ہی کتابوں سے ان الفاظ کا گالی ہونا ثابت ہوا۔

قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ کی شہادت لیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمے کا سب صریح و دشنام قبیح ہونا ثابت، ان کا علامہ کتاب المختلف میں لکھتا ہے۔

المفاخرة الاتنفک عن السباب اذا المفاخرة انما تتم بذکر فضائل له وسلبها عن خصمه اوسلب رذائل عنہ واثباتها لخصمه وهذا معنی السباب۔ [119]

دو شخصوں کا آپس میں تفاخر کرنا (کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل و کمال میں ترجیح دے) باہم دشنام وہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مفاخرت یونہی تمام ہوتی ہے کہ یہ شخص کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو ان سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبری اور اپنے مقابل کے لئے انھیں ثابت کرے۔ اور یہی معنی دشنام دہی کے ہیں۔

نقله بعض محشی الروضة البهية شرح اللمعة الدمشقية علی هامشها من کتاب الحج فی تفسیر السباب صفحه ۱۶۱

اس کو روضہ بہیہ شرح لمعہ دمشقیہ کے بعض محشی نے اس کے حاشیہ پر کتاب الحج میں سباب کی تفسیر میں صفحہ ۱۶۱ پر نقل کیا ہے۔ (ت)

اب کہئے کہ خلافت حضور سید عالم ﷺ فضیلت ہے یا نہیں۔ ضرور کہئے گا کہ اعلی فضائل سے ہے اب کہئے "خلیفہ رسول اللہ" کہہ کر آپ نے اسے مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے لئے ثابت اور "بلا فصل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلثہ ﷺ سے سلب کیا یا نہیں، اقرار کے سوا کیا چارہ ہے۔ اور جب یوں ہے اور آپ کا علامہ گواہی دیتا ہے کہ شرع میں دشنام اسی کا نام، تو کیا محل انکار رہا کہ یہ مبغوض کلمہ معاذ اللہ علی الاعلان ہمارے پیشوایان دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے پھر تبرا نہ بتانا عجیب سینہ زوری ہے۔

---

[119] کتاب المختلف

ہاں اب دادانصاف طلب ہے

اگر بالفرض یہ کلمہ ملعونہ ان کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اوران کے یہاں روایات میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلسنت کا دل دکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی رسم مذہبی پر نظر ہے اب کہ یقیناً ثابت کہ کلمہ مذکورہ خودان کے مذہب میں بھی نہیں۔ نہ صاحب شرع سے اس کی روایت نہ حضرات ائمہ اطہار سے اس کی اجازت نہ ان کے پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترتیب وکیفیت بلکہ خودانھیں کی معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرف اتنا بڑھانا بھی حرام ہے کہ اشھد ان علیا ولی اللّٰہ اور یہ زیادتیاں اس فرقہ ملعونہ کی نکال ہوئی ہیں جو باتفاق اہلسنت وشیعہ کافر ہیں[120] تو ایسی حالت میں اس کے بڑھانے کو ہرگز کسی رسم مذہبی کی ادا پر محول نہیں کر سکے بلکہ یقیناً سوااس کے کہ اہلسنت کو آزار دینا اوران کا دل دکھانا اوران کی توہین مذہبی کرنا مدنظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں، سبحان اللہ! طرفہ بیبا کی ہے اگر یہ ناپاک لفظ ان کی اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فریق اپنی اس رسم مذہبی کا اعلان ہی نہیں کرسکتا جس میں دوسرے فریق کی توہن مذہبی یا اس کے پیشوایان دین کی اہانت ہو نہ کہ یہاں ناپاک رسم کو خود شیعہ کے بھی خلاف مذہب ملعون کافروں سے سیکھ کر یہ اعلان کریں[121] اور ہمارے پیشوایان دین کے بھی خلاف مذہب ملعون کافروں سے سیکھ کر یہ اعلان کریں اور ہمارے پیشوایان دین کی جناب میں ایسے الفاظ کہہ کر جو بتصریح انھیں کے عمائد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل دکھائیں کیا اب

---

120 اذان میں یہ زیادتی اس فرقے نے نکالی ہے جس کے کافر ہونے پر سنی اور شیعہ دونوں متفق ہیں۔

121 یعنی جو لوگ بھی ملعونوں کافروں سے سیکھ کر یہ الفاظ کہہ دیتے ہیں یہ کلمات خودان کے مذہب کے بھی خلاف ہیں۔

ہند میں روافض کی سلطنت ہے یا گورنمنٹ ہند شیعہ ہوگئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروانگی دے دی یا شیعی صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کرلی جس کے باعث ارتکاب جرم میں دہشت نہ رہی، فالی اللہ المشتکی وعلیہ البلاغ وھو المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولنا محمد والہ وصحبہ اجمعین۔ والحمدللہ رب العالمین۔

انسان کی 30 غلطیاں

01 اس خیال میں ہمیشہ مگن رہنا کہ جوانی اور تندرستی ہمیشہ رہے گی۔

02 مصیبتوں میں بے صبر بن کر چیخ پکار کرنا۔

03 اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا۔

04 دشمن کو حقیر سمجھنا۔

05 اری کو معمولی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا۔

06 اپنی رائے پر عمل کرنا اور دوسروں کے مشوروں کو کوا دینا۔

07 کسی بدکار کو بار بار آزما کر بھی اس کی چاپلوسی میں آجانا۔

08 بیکاری میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا۔

09 اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنا۔

10 آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا۔

11 لوگوں کی تکلیفوں میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا۔

12 ایک دو ہی ملاقات میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کرنا۔

13 والدین کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے خدمت کی امید رکھنا۔

14 کسی کام کو اس خیال سے ادھورا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا۔

15 ہر شخص سے بدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لیے نیکی کی توقع رکھنا۔

16 گم راہوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا۔

17 کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر دھیان نہ دینا۔

18 خود حرام وحلال کا خیال نہ کرنا اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا۔

19 جھوٹی قسم کھا کر، جھوٹ بول کر اور دھوکا دے کر اپنی تجارت کو فروغ دینا۔

20 علم دین اور دینداری کو عزت نہ سمجھنا۔

21 خود کو دوسروں سے سی سمجھنا۔

22 فقیروں اور سائلوں کو اپنے دروازے سے دھکا دے کر بھگا دینا۔

23 ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا۔

24 اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ کر رکھنا۔

25 بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا۔

26 خواہ مخواہ کسی کے گھریلو معاملات میں دخل دینا۔

27 رسوچے سمجھے بات کرنا۔

28 تین دن سے زیادہ کسی کا مہمان بننا۔

29 اپنے گھر کا بھید دوسروں پر ظاہر کرنا۔

30 ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا۔

عشرہ مبشرہ

عشرہ مبشرہ کا مطلب ہے وہ دس حضرات جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی وہ دس حضرات یہ ہیں۔

- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
- حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ
- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
- حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ
- حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ
- حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

انتباہ

بندوں پر دو قسم کے حقوق عائد ہوتے ہیں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد

ان دونوں کی ادائیگی ضروری ہے لیکن ان میں حقوق العباد بہت اہم ہیں' اس لئے کہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اگر چاہے تو اپنے حقوق معاف فرما دے لیکن بندوں کے حقوق کو اللہ تعالی معاف نہیں فرمائے گا۔ تاوقتیکہ وہ بندے خود معاف نہ کر دیں' کہ جن کے حقوق واجب الادا تھے۔

لہذا حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ ورنہ قیامت کے دن سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دانشمندانہ باتیں

☆خوبصورتی بدن سے نہیں اچھے خیالات سے ظاہر ہوتی ہے۔

☆اس زندہ دل انسان کیطرح جیو جوغموں میں بھی مسکرائے۔

☆زندگی سادہ رکھومگر خیالات بلند رکھو۔

☆محبت وہ بینائی ہے جسے نابینا بھی پاسکتا ہے۔

☆سادگی ایمان کی علامت ہے۔

☆اچھی امید اچھے نتائج کو جنم دیتی ہے۔

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
"فقہ حنفی PDF BOOK"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری